انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا ترجمان

انوارِ ختمِ نبوت

جلد نمبر 30 | جنوری 2026ء رجب المرجب 1447ھ | شمارہ نمبر 01

تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی ختمِ نبوت کے مصدق

ختمِ نبوت اور مسلمانوں کی معاشی ذمہ داری

شبِ معراج میں ہمارے لیے سامانِ عبرت

سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے مناقب و فضائل

عظیم الشان ایک ماہی ختمِ نبوت کورس کا انعقاد

ترغیب و آداب ادائیگی زکوٰۃ

فی شمارہ 50 روپے

ماہنامہ
ANWAR-E-KHATAM-E-NOBOWWAT
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا ترجمان
انوارِ ختم نبوت
جلد نمبر 30 | شمارہ نمبر 01 | جنوری 2026ء | رجب المرجب 1447ھ

Reg. # F-12/4(4)

بیاد

- محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ
- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری الحسنی والحسینی
- امام الاولیاء مفسر قرآن مولانا احمد علی لاہوریؒ
- شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ (مصنف کتاب خصائل آل عبا)
- مجاہد ختم نبوت مولانا احتشام الحق تھانویؒ
- محافظ نظریہ پاکستان علامہ مفتی محمد شفیعؒ بانی دارالعلوم کراچی
- مفکر اسلام قائد قافلہ حریت مولانا مفتی محمودؒ
- سرخیل تحریک ختم نبوت مولانا محمد یوسف بنوریؒ (بانی جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)
- شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ
- متکلم ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزارویؒ
- فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ
- حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ
- مناظر ختم نبوت مولانا لال حسین اخترؒ
- رکن ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمدؒ شجاع آبادی
- امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ
- پیر طریقت سلطان الاتقیاء سید نفیس الحسینیؒ
- شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

انوار ختم نبوت خریدیے، پڑھیے، ہدیہ کیجیے، اپنے اور آنے والی نسلوں کے بھی عقائد و نظریات کے تحفظ کیجیے

ماہنامہ انوار ختم نبوت میں پڑھیے

1- تحفظ ناموس رسالت و عقیدۂ ختم نبوت سے آگاہی
2- حکایات صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
3- تاج ختم نبوت کے ڈاکو کے کردار اور فتنہ قادیانیت کی سرگرمیوں سے واقفیت
4- مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے ذرائع
5- قادیانیوں کو ایمان کی طرف کیسے راغب کیا جاسکتا ہے
6- نومسلمین کے قبول اسلام کی ایمان افروز کارگزاریاں
7- آپ کے روحانی مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں
8- ختم نبوت کی تربیتی نشست کروانے کے لیے مکمل مطالعہ و معلومات
9- کرنٹ ایشو پر اداریہ
10- ختم نبوت کے کام کی تازہ ترین کارگزاریاں
11- انوار ختم نبوت (ٹرسٹ) کی فلاحی سرگرمیوں کی رپوٹ

نمائندگان اس خانے میں اپنی مہر لگا سکتے ہیں

دفتر
ماہنامہ
انوارِ ختم نبوت
جامع مسجد شہباز سرد اچوک، چوک دالگراں، گنج داتا لاہور

اکاؤنٹ نمبر
Meezan Bank
Shafiq ul Rehman
0207 0102 0392 49
JazzCash & EasyPaisa
0304-8012789

بانیان
سفیر ختم نبوت فاتح چناب نگر مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ
فضیلۃ الشیخ جامع شریعت و طریقت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ
محقق العصر حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ
فضیلۃ الشیخ خطیب ایشیا و یوسف مولانا ضیاء القاسمیؒ

زیر سرپرستی
مدرس حرم مکی: مولانا محمد مکی حجازیؒ نائب مکہ
شیخ الحدیث: مولانا فضل الرحیم اشرفیؒ
نمونہ اسلاف: مولانا مفتی محمد حسنؒ
فضیلۃ الشیخ: مولانا فضل الرحمٰن درخواستیؒ

زیر امامت
فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مدظلہ
امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ و مدیر اعلیٰ
الشیخ مولانا عبدالصمد مکی مدظلہ نائب امیر
الشیخ مولانا عبدالرؤوف مکی مدظلہ نائب امیر

زیر سیادت
پیامبر ختم نبوت مولانا محمد الیاس چنیوٹی مدظلہ
امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان
مولانا افتخار اللہ شاکر نائب امیر پاکستان
مولانا غلام یاسین صدیقی نائب امیر پاکستان
مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی جنرل سیکرٹری پاکستان

زیر قیادت
فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج مدظلہ
وائس جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ

چیف ایڈیٹر
مولانا قاری محمد رفیق ڈپٹی سیکرٹری جنرل و ناظم شعبہ نشر و اشاعت انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

امراء و عہدیداران
مولانا ثناء اللہ فاروقی مدظلہ — رابطہ سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان
مولانا قاری احمد علی ندیم مدظلہ — امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پنجاب
مولانا پیر الیاس فداحقانی مدظلہ — امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ خیبر پختونخواہ
مولانا مفتی پیر جمال الدین مدظلہ — امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ بلوچستان
مولانا مفتی رضوان اللہ مدظلہ — امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ گلگت بلتستان
مولانا مفتی عبدالغفور اشرفی مدظلہ — کنوینر سہ رکنی انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ سندھ
مولانا گلزار احمد آزاد مدظلہ — جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پنجاب
مولانا حافظ محمد عمر حیات مدظلہ — امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع قصور
ایڈیٹر و مدیر مسؤل — مولانا شفیق الرحمٰن
مجلس و مشاورت — مولانا عتیق الرحمٰن / اویس رسول علوی / ناصر محمود
قانونی مشیر — جاوید الرحمٰن رانا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

فی پرچہ: 50 روپے 6 ماہ: 300 روپے سالانہ: 600 روپے

Ph: 0300-4241359, 0308-4296027, 0304-8012789, Email: shafiqsn786@gmail.com

اس شمارے میں

نمبر شمار	عنوانات	تحریر	صفحہ نمبر
-1	عدل وانصاف اور تاریخ اسلام!	اداریہ	3
-2	اشعار منقبت خلیفۂ عادل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	انتخاب: مولانا مفتی ظہیر احمد ظہیر مدظلہ	4
-3	تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی ختم نبوت کے مصدّق	از: خطبات امیر شریعتؒ	5
-4	نومسلمین کے اعزاز میں ظہرانہ	ابونفیس	6
-5	شبِ معراج میں ہمارے لیے سامان عبرت	حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ	7
-6	سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے مناقب وفضائل (پہلی قسط)	تحریر: مولانا ثناء اللہ سعد زید مجدہٗ	9
-7	ماہ دسمبر 2025ء راشن اور وظائف تقسیم رپورٹ	شفیق الرحمن	11
-8	معراج جسمانی پر دلائل (پہلی قسط)	تحریر از: مولانا عبدالحکیم نعمانی زید مجدہٗ	12
-9	نوکر ووھٹی دا (پہلی قسط)	محمد طاہر عبدالرزاق، لاہور	15
-10	ختم نبوت اور مسلمانوں کی معاشی ذمہ داری	انتخاب: عثمان قاضی	17
-11	ختم نبوت کانفرنس کیپ ٹاؤن کی قرار دادیں	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہٗ	19
-12	ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ	حضرت مولانا مفتی انیس احمد المظاہری زید مجدہٗ	21
-13	بدعات رجب شریعت کے آئینہ میں	انتخاب: مولانا قاری محمد رفیق مدظلہٗ	23
-14	مناقب شیخ الاسلام شیخ العرب والعجم قدس اللہ سرّہٗ (دوسری قسط)	ترتیب: محمد طاہر قاسمی دہلوی صاحب	24
-15	پیکرِ رشد وہدایت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ.....ایک عہد ساز شخصیت	تحریر: مولانا مجیب الرحمن انقلابی دامت برکاتہ	26
-16	انجینئر ہونا کیوں آسان ہے؟	از قلم: محمد فہیم الدین بجنوری صاحب	29
-17	انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قائدین وکارکنان کا مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندیؒ، مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی مجددیؒ اور مولانا سید عقار الدین شاہؒ کی وفات حسرت آیات پر اظہار تعزیت ودعائے مغفرت	ادارہ	30
-18	عظیم الشان ایک ماہی ختم نبوت کورس کا انعقاد	مولانا ابومعاویہ، چونیاں	31
-19	کل جماعتی مشاورتی اجلاس کا اعلامیہ (مختصراً)	زیر اہتمام: اتحاد ملت اسلامیہ	32

ملک بھر میں ماہنامہ انوارِ ختم نبوت حاصل کرنے کے لیے اور ختم نبوت سے متعلق معلومات کے لیے ان حضرات سے رابطہ کریں

مولانا پیر الیاس فدا حقانی امیر خیبر پختونخواہ	0313-5730900	محمد ارشد حنفی، پشاور	0314-9064665	مولانا ارشاد حقانی، راجن پور	0333-7869898
حاجی معراج قریشی، ڈیرہ اسماعیل خان	0333-9973665	مولانا مفتی رضوان اللہ، گلگت بلتستان	0355-5226328	قاری محمد طیب، وجھ سرگودھا	0306-7142978
مولانا سید اعجاز باچا، مردان	0333-9860629	پیر حکیم اللہ وسایا درویش کرمپور، میلسی	0300-5823626	حافظ محمد کاشف، شاہ عالم مارکیٹ	0306-4470586
مولانا حافظ عمر حیات، چونیاں	0322-7182425	مولانا امداد اللہ طیب، ظفر وال	0300-2103932	سید نزاکت شاہ نقشبندی، ایبٹ آباد	0331-9112553
محمد طارق نواز، اردو بازار، لاہور	0331-4135212	نثار احمد صدیقی صاحب، چمن بلوچستان	0312-8115403	فاروق ریاض، شاہ کالونی رائیونڈ روڈ	0301-2892224
مولانا سعید الرحمن رحمانی، کراچی	0300-2798125	مولانا حافظ گلزار آزاد، گوجرانوالہ	0323-7930102		

رابطہ دفتر	رابطہ دفتر	Main Office World
ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد	جامعہ قاسمیہ	International KHATM-E-NABUWAT MOVEMENT
فیصل آباد روڈ، چنیوٹ	14/A بلاک غلام محمد فیصل آباد پاکستان	Street 11-13 Georges Road, Forest Gate London.#7-U-K
فون: 0476332820	فون: 041-2694242 0300-96953698	Ph: 01814708551

عدل وانصاف اور تاریخِ اسلام!

اداریہ

سال کا بدلنا محض کیلنڈر کے بدلنے کا نام نہیں، بلکہ ہر آنے والا دن ہمیں یہ یاد دِلاتا ہے کہ انسانیت کی بقا صرف اور صرف باہمی رواداری اور امن میں پنہاں ہے۔ آج ہم ایک ایسی دنیا میں جی رہے ہیں جو ٹیکنالوجی کے اعتبار سے تو عروج پر ہے لیکن اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر بکھری ہوئی نظر آتی ہے۔ کہیں سرحدوں کے تنازعات ہیں، کہیں نظریاتی جنگیں اور کہیں معاشی عدم مساوات۔ امن کا مطلب صرف جنگ کا نہ ہونا نہیں ہے، بلکہ ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جہاں ہر انسان کو جان و مال کا تحفظ حاصل ہو، انصاف کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اختلاف رائے کو دشمنی نہ سمجھا جائے اور اختلاف رائے رکھنے والے کے خلاف محاذ آرائی کے بجائے احسن انداز میں اپنی رائے پیش کی جائے۔ یہی انصاف کا تقاضہ ہے۔

چھٹی صدی ہجری کی بات ہے۔ مصر و شام میں ایوبی سلطنت کمزور ہو چکی تھی اور جگہ جگہ ممالیک امرائے سلطنت خود مختاری کا اعلان کر کے حکمرانی کرنے لگے تھے۔ یاد رہے کہ ممالیکِ مملوک (غلام) کی جمع ہے اور ممالیک وہ ترک سردار تھے جو پہلے ایوبی حکمرانوں کے غلام اور نوکر تھے اور فوجی خدمات سرانجام دیتے دیتے ایوبی سلطنت کے زوال سے فائدہ اٹھا کر حاکم بن گئے تھے۔ اس زمانے میں شام کی ایوبی سلطنت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) شیخ عزالدین بن عبدالسلام تھے۔

قاضی عزالدین نے ممالیک کے اقتدار کے عروج میں ان کے حق حکمرانی کو چیلنج کیا اور سرِ منبر یہ فیصلہ دیا کہ چونکہ ممالیک امرائے سلطنت کو شرعی اور رائج الوقت طریقے سے آزاد نہیں کیا گیا، لہٰذا یہ حکمران بننے کی اہلیت نہیں رکھتے، یہ دراصل شام کے بیت المال کی ملکیت ہیں، ان کو سرِ عام بازار میں نیلام کیا جائے، کوئی ان کو خریدے اور پھر آزاد کر دے اور لوگ انہیں اپنے حاکم تسلیم کر لیں تو پھر یہ قانون کے مطابق بادشاہ کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ متکبر ممالیکِ حکمران قاضی کے اس فیصلے کو کیسے برداشت کر سکتے تھے؟ لہٰذا وہ عدالت کے حکم پر بپھر گئے۔ قاضی عزالدین کو ترغیب و ترہیب ہر ممکن طریقے سے راضی کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ان کی نہ کو ہاں میں تبدیل کرنے والا کوئی حربہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ملک کے علماء مشائخ اور عوام عدالت کے ساتھ تھے۔ احتجاج ہوئے، جلوس نکلے، لاٹھی چارج، گرفتاریاں ہوئیں لیکن مطالبہ وہی ایک تھا۔ بالآخر ممالیکِ امرائے سلطنت کو عدالت اور عوام کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا۔ چنانچہ قاضی عزالدین کی نگرانی میں ان کو نیلام کرنے کے لیے بولی لگائی گئی۔ فروخت کا عمل ہوا۔ بھاری بھر کم رقم وصول کر کے ملکی خزانے میں جمع کروادی گئی۔ اسی وجہ سے تاریخ میں قاضی عزالدین عبدالسلام کو سلطان العلماء اور بائع الملوک (بادشاہوں کو نیلام کرنے والا) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

قارئین! ذرا تاریخ اسلام کے اس نادر واقعہ کو دیکھیے اور پھر جگر پر ہاتھ رکھ کر ملک پاکستان کے اہم ترین افراد کے لیے مخصوص قانون سازی اور عدالتی استثنا پر ایک نظر ڈالیے۔ قانون کو تو نسیمِ صبح کی سبک خرام اور صبحِ نو کی طرح پاک و شفاف ہونا چاہیے نہ کہ اس طرح کہ آنے والی نسلیں کلنک کے اس ٹیکے کو دیگر اقوام سے چھپاتی رہیں اور اپنے ماضی پر شرمسار رہیں۔ یاد رکھیے گا جس طرح عزالدین بن عبدالسلام کے واقعہ نے اُمت کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا، اسی طرح مخصوص افراد کو استثنائی اختیارات اور تحفظ فراہم کرنے والا قانون ہماری آنے والی نسلوں کا سر قیامت تک جھکائے رکھے گا۔ انصاف کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: کوئی معاشرہ کفر کے ساتھ تو باقی رہ سکتا ہے لیکن انصاف کے بغیر نہیں۔ یہی وجہ تھی قرونِ اولیٰ میں امیر و غریب، خواندہ و جاہل، عوام و خواص، رعایا اور بادشاہ انصاف کے معاملے میں برابر ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ بھی اپنے آپ کو اس قانون سے بالاتر نہیں سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجمع عام سے مخاطب ہو کر فرمایا: اگر میں نے کسی کے ساتھ زیادتی کی ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے لے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تمام منتظمین کو جمع کر کے فرمایا: ان میں سے اگر کسی نے انصاف میں

کمی وکوتاہی کی ہوتو وہ بدلہ اسی وقت لے سکتا ہے۔ تاریخ ایسے واقعات اور مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ حکمرانوں نے احتساب کے لیے اپنے آپ کو عدالت میں پیش کیا۔ کوئی بھی سربراہ مملکت عدالت میں حاضری سے مستثنیٰ اور برا نہیں رہا۔ بڑے بڑے حکمران اور بادشاہ عدالت میں گئے۔ اپنے خلاف قائم ہونے والے مقدمات کا طوعاً وکرہاً سامنا کیا تو جان بخشی ہوئی۔ اب سوال یہ ہے جب پاکستان کا قانون اسلامی اصولوں کے مطابق ہے تو پھر صدر مملکت اور دیگر کئی اہم افراد کو عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ جب معاشرے میں بگاڑ آتا ہے تو اس کی بنیادی وجہ انصاف کا فقدان ہوتا ہے۔ ایسے معاشرے اجڑ جاتے ہیں جہاں انصاف کے پیمانے بدل جائیں۔

مشہور واقعہ ہے ایک طوطا طوطی کہیں جارہے تھے راستے میں ایک ویران جگہ دیکھی۔ طوطی نے پوچھا: یہ شہر اور علاقہ کیوں تباہ ہوا؟ طوطے نے کہا: اُلوؤں کی وجہ سے، کیونکہ یہ منحوس جانور ہے۔ جہاں بیٹھتا ہے اسے ویران کردیتا ہے۔ اُلو کہیں قریب ہی بیٹھا سن رہا تھا۔ اس نے جواب دیا: نہیں! ایسا ہرگز نہیں! نحوست ہم اُلوؤں میں نہیں ہے بلکہ بے انصافی میں ہوتی ہے۔ ہاں! یہ سچ ہے جہاں انصاف کا پیمانہ کمزوروں کے لیے الگ ہو اور طاقتوروں کے لیے دوسرا ہو، وہ معاشرہ کبھی پُرامن نہیں ہوسکتا ہے۔ وہاں ایسی دہشت گردی جنم لیتی ہے جو سب کا امن وسکون غارت کرکے رکھ دیتی ہے۔ صدیوں پہلے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف سب کے لیے ایک جیسا ہونے کی تعلیم دی تھی۔ آپ نے ایک موقع پر یہاں تک فرمایا تھا: تم سے پہلے جو اُمتیں گزری ہیں، وہ اسی لیے تو تباہ ہوئیں کہ کمتر درجے کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے تھے اور اونچے درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ جس معاشرے میں بھی انصاف قائم ہوا، وہ مثال بن گیا۔ وہ ترقی کرگیا۔ وہاں رزق کی کشادگی ہوگئی۔ وہاں جرائم ختم ہوگئے۔ جب کبھی انصاف کے پیمانے بدل گئے۔ کمزور افراد اور طبقوں کے لیے الگ اور طاقت وروں کے لیے دوسرا وہاں افراتفری شروع ہوگئی۔ آج جگہ جگہ امن وامان کے گھمبیر مسائل ہیں۔ کہیں بھی امن وسکون نہیں۔ ہر جگہ بے چینی، اضطراب اور بے یقینی کی صورتِ حال ہے۔ اس وقت ہم امن وامان کے حوالے سے جو تباہی کے دہانے پر کھڑے ہے اور دہشت گردی نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(اقتباسات کالم از مولانا محمد انور غازی)

اشعارِ منقبت خلیفۂ عادل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

انتخاب: مولانا مفتی ظہیر احمد ظہیر مدظلہ

وہ آدھی دُنیا کا حُکمراں تھا وہ حُکمراں بھی مگر کہاں تھا
بپھرتی موجوں پہ حق پرستوں کی سادہ کشتی کا بادباں تھا

بڑا مبارک ہے کام اُس کا ستاروں جیسا مقام اُس کا
وہ ایک شاہیں صفت مجاہد جو سوئے منزل رواں دواں تھا

اُبھرتے سورج سے تاج مانگا سمندروں سے خراج مانگا
کسے خبر ہے کہ اُس کا سِکّہ جہاں میں جاری کہاں کہاں تھا

وہ نیک سیرت حیا کی خاطر لڑا ہمیشہ خدا کی خاطر
وہ دیکھنے میں تھا ایک لیکن حقیقتوں میں وہ کارواں تھا

قلندرانہ حیات اُس کی سکندرانہ صفات اُس کی
کبھی ردا تھا وہ مفلسوں کی کبھی وہ ریشم کا سائباں تھا

وہ ایک عنوان بشارتوں کا بصیرتوں کا بصارتوں کا
اُسی سے رستے تلاش کرنا وہ دینِ فطرت کی کہکشاں تھا

حسنؓ سے پوچھو علیؓ سے پوچھو تم اُس کے بارے میں نبیؐ سے پوچھو
اندھیری شب میں چراغ بن کر وہ ساری دنیا میں ضَوفشاں تھا

قرآن کریم کے انوارات

تمام انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے مصدّق

از: خطباتِ امیر شریعت

وَاِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔ (سورۃ آل عمران: آیت 81)

ترجمہ: اور (ان کو وہ وقت یاد دِلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: ''اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔'' اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: ''کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اُٹھاتے ہو؟'' انہوں نے کہا تھا: ''ہم اقرار کرتے ہیں۔'' اللہ نے کہا: ''تو پھر (ایک دُوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔

سب نبی تصدیق کرتے ہیں حضور کی، سب امتی ہیں بعد کے مسخروں کو پوچھتا کون ہے؟

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

(سورۃ الاحزاب: آیت 40)

ترجمہ: ''(مسلمانو!) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہیں۔ اور ہے اللہ تعالیٰ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سید سلمان ندویؒ تک یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ اب مولانا احتشام الحقؒ اور ندویؒ میں سے کوئی ترجمہ کرے؟ یہی ہوگا جہاں حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ترجمہ کیا ہے یہی ہے۔..... لفظ لا کے بسیط معنی کی ہمہ گیری

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ..... وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (سنن ترمذی: حدیث نمبر 2219)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق میری اُمت میں تیس بڑے بڑے کذاب (اور دجال) ظاہر ہوں گے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ میں نبی ہوں اور حالانکہ میں نبیوں کی مہر ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

ارض وسماوات میں کسی قسم کا کوئی ظلی و بروزی نبی نہیں آ سکتا نہیں۔ ''لا'' کے یہی معنیٰ منوا کے چھوڑوں گا۔ لانفی جنس کا ہے۔ دیکھو گیہوں ایک جنس ہے۔ آدمی ایک جنس، نبی ایک جنس، گنا ایک جنس، جہاں یہ ''لا'' آجائے فعل یا اسم پر، نفی کرتا ہے کلی طور پر جب پڑھتے ہو ''ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ'' تو اس آیت میں ''لَا رَيْبَ فِيْهِ'' کا کیا ترجمہ ہوا کہ ظلی شبہہ ہے۔ کسی زمانہ میں کسی جہت سے زبر زیر حرکات سکنات میں اور پڑھنے کی اداؤں میں؟ پڑھنے پڑھانے میں کوئی شک نہیں ''ریب'' (شک) ایک جنس ہے نا؟

قرآن میں ظلی شک نہیں..... نبیوں میں ظلی نبی نہیں؟

لا الٰہ وہی خالق، مسجود، مقصود ہے۔ ''اِلٰہ'' نے خدا کا بچاؤ کیا؟ یہ نہ تو خود بھی نہ ہوتے..... سترہ سمندروں میں ابال آجائے تو وہ طوفان نہیں اٹھاتے جتنا یہ ''لا'' الٰہ معبود کی طرف..... تو معبودانِ باطل کی نفی کی۔ کیا یہ نبیوں کو چھوڑ دے گا؟ انہیں یہی حکم سناؤ ان کا ترجمہ معتبر ہے یا ہمارا؟ میں یہ نہیں کہتا کہ مرزائی مان لیں گے۔ تمہیں ہتھیار دیتا ہوں۔ لا کی مار، مار نہیں، وہ خود کہتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔

تو کیا مطلب ہے ظلی ہے اور تشریعی نہیں غیر تشریعی ہے؟ ریب میں اگر کوئی شک نہیں بچا اور الٰہ میں اگر کوئی اور خدا نہیں بچا تو ''لَا نَبِيَّ

بَعْدِیْ‘‘ میں کوئی جھوٹا نبی کیسے بچتا ہے؟ اور یہ ظلی بھی سمجھا دوں شامیانے کے نیچے بیٹھے آسمان پر کچھ نظر آتا ہے؟ (جواب نہیں) تو سارے ظلی ہو۔ کسی زمانے میں؟ کسی قسم کا؟ بروزی اور ظلی نبی نہیں ہوسکتا۔ ارے مجاز حقیقت کے بعد ہوتا ہے۔ یہاں حقیقت ہی کا انکار ہے؟ تجدید ایمان کرو۔ (بھارت کے ہندو اخبار) ’’بندے ماترم نے لکھا ہے کہ چونکہ ’’جماعت احمدیہ‘‘ کا مرکز قادیان ہے لہٰذا جتنے وفادار یہ ہوسکتے ہیں اتنے دوسرے مسلمان نہیں ہوسکتے؟ مجھے چین نہیں ہے رات دن۔ آقا ﷺ کی عزت وناموس کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردو۔ ورنہ آئندہ نسلیں تمہاری قبروں پر لعنت بھیجیں گی کہ ’’اتنے کروڑ مسلمان موجود تھے اور یہ فتنہ مٹ نہ سکا۔‘‘

نومسلمین کے اعزاز میں ظہرانہ

ابونفیس

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ کا خاصہ ہے کہ ہر خوشی میں اپنے نومسلم بھائیوں بہنوں کو شریک کرتا ہے۔

الحمدللہ! انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ کے شعبہ دعوتِ اسلام کی محنت سے سینکڑوں لوگ اسلام قبول کر کے گنبد خضراء سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

ظہرانہ محترم عزت مآب غلام رسول علوی صاحب کی صدارت میں جبکہ مجاہد ختم نبوت مولانا قاری محمد رفیق صاحب چیئرمین انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ اور محترم اویس رسول علوی صاحب کی نگرانی میں 21 دسمبر 2025ء کو سردار بینکوئٹ ہال نزد رنگ روڈ لاہور میں نومسلمین کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔

تقریب میں 30 سے زائد نومسلمین کے علاوہ حضرت مولانا مفتی انیس احمد المظاہری، مولانا محمد اویس علوی، مولانا مفتی ظہیر احمد ظہیر، مولانا محمد عثمان مدظلہم کے علاوہ دیگر شعبہ جات سے وابستہ تاجر حضرات نے شرکت کی۔ اور اپنے ہاتھوں سے نومسلمین میں کپڑوں، قرآن پاک اور نقدی کی صورت میں تحائف تقسیم کیے۔

ظہرانے میں نومسلمین کی خوشی دیدنی تھی خاص طور پر ان کا کہنا تھا ہمیں اس بات کی خوشی ہے مسلمان ہونے بعد ہمیں اپنے بھائیوں نے تنہا نہیں چھوڑا اور ہماری خوشی کے لیے ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا۔

اس پروقار تقریب میں چیئرمین انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ مجاہد ختم نبوت مولانا قاری محمد رفیق مدظلہ نے تحفظ ختم نبوت اور ایمان کی اہمیت پر رُوح پرور بیان فرمایا۔

حضرت مولانا محمد عمر حیات مدظلہ امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ و سرپرست انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ نے تھرپارکر سندھ میں جاری رفاہی خدمات اور جاری منصوبہ جات اور اس کے تحفظ ایمان کے ثمرات اور نتائج سے آگاہی دی۔

مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب راہنما انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ نے ٹرسٹ کی ماہانہ خدمات و دیگر شعبہ جات کا تعارف پیش کیا۔

محترم جناب اویس رسول علوی صاحب وائس چیئرمین انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ نے چناب نگر میں صحت پراجیکٹ زیر تعمیر ’’رفیق میڈیکل سنٹر‘‘ کی اہمیت اور اس کی تعمیرات کی کارگزاری شرکاء کے سامنے پیش کی۔

ظہرانے میں مہمان خصوصی صاحبزادہ حضرت مولانا فضل الرحمن درخواستی مدظلہ نے محبت نبوی ﷺ پر ایمان افروز گفتگو فرمائی اور آپ کی رقت آمیز دعا سے یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب کے اختتام پر چیئرمین انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ مولانا قاری محمد رفیق صاحب نے تمام شرکاء بالخصوص نومسلم گھرانوں اور علمائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد تمام شرکاء کو پُرتکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔

شب معراج میں ہمارے لیے سامان عبرت

احادیث خاتم النبیین ﷺ کے انوارات

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ۔

(صحیح البخاری: حدیث نمبر 6468)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے اس دیوار کے آگے جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل وصورت میں دیکھا اور میں نے جنت سے زیادہ اچھی اور جہنم سے زیادہ بری چیز آج تک نہیں دیکھی۔“

اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت اور جہنم کو مثالی شکل میں دیکھا۔ لیکن بہت سی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے بہت سے عجائبات دکھلائے ان باتوں کو عموماً واقعات کے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن واقعۂ معراج کا ایک اہم پہلو ایسا بھی ہے جو یقیناً سامان عبرت ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سزاؤں کے مثالی واقعات دیکھے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ عنہ نے اپنی سیرت کی معتبر ترین کتاب ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب“ میں بارھویں فصل ”تنویر السراج فی لیلۃ المعراج“ میں واقعہ ششم کے عنوان کے تحت اس واقعۂ برزخ کا ذکر فرمایا۔ یہ روایات جمع الفوائد، بیہقی، طبرانی، ابوداؤد، بزار، ترمذی سے ماخوذ ہیں۔

نماز میں سستی کرنے والے:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، پتھر سر پر پڑتے ہی قیمہ قیمہ ہوجاتا پھر صحیح وسالم ہوجاتا، پھر پتھروں سے کچلا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نمازوں میں سستی کرتے تھے اذان کی آواز سن کر اپنے سر تکیہ پر رکھے ہوئے آرام کی نیند سوتے رہتے تھے، حق تعالیٰ ان کے سروں کو فرشتوں کے ذریعہ عذاب دلا رہے ہیں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے:..... اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایسے لوگوں کے قریب سے ہوا جو اپنے سر پر چیتھڑے لپیٹے ہوئے جانوروں کی طرح چر رہے ہیں اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔

پاکیزہ زندگی سے روگردانی کرنے والے:..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے ایک ہانڈی میں پکا ہوا پاکیزہ، اور دوسری میں کچا اور سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے اور وہ اسی کچے اور سڑے ہوئے گوشت کو رغبت سے کھا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا یا نبی اللہ، یہ آپ کی امت کے اُن لوگوں کی مثالی شکل ہے جو اپنی حلال وطیب بیوی کو چھوڑ کر غیر منکوحہ عورت سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں۔

امانت میں خیانت کرنے والا:..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسے شخص کے قریب سے ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا باندھا ہوا ہے اور اسے اٹھا کر سر پر رکھنا چاہتا ہے لیکن وہ اس سے نہیں اٹھتا، لیکن پھر بھی وہ اور لکڑیاں لا کر اس گٹھے میں رکھتا جاتا ہے (وزن کم کرنے کے بجائے اور بڑھاتا جارہا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ بوجھ اٹھانے والا کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا یہ ایسا شخص ہے جو لوگوں کو امانتیں اپنے

پاس رکھ کر ان میں خیانت کرتا ہے اور پہلے لوگوں کی امانتیں ادا کرنے کے بجائے اور دوسرے لوگوں کی امانتیں رکھتا جاتا ہے۔

حلال چھوڑ کر حرام کھانے والے:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک گروہ کے سامنے دسترخوان پر حلال اور پاکیزہ گوشت رکھا ہوا ہے اور دوسرے دسترخوان پر سڑا ہوا گوشت رکھا ہے وہ لوگ حلال گوشت چھوڑ کر حرام اور سڑا ہوا گوشت کھا رہے ہیں۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ اُن لوگوں کی مثالی حالت ہے جو حلال روزی کو چھوڑ کر حرام روزی اختیار کرتے ہیں۔

سود خور:..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے کہ ان کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح بڑے بڑے اور شیشہ کی طرح صاف وشفاف ہیں کہ ان کے اندر سانپ، بچھو صاف نظر آتے ہیں جب ان میں سے کوئی اٹھنا چاہتا ہے تو بھاری ہونے کی وجہ سے گر پڑتا ہے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ سود کھانے والوں کی مثالی شکل ہے۔

بے سوچے سمجھے باتیں کرنے والے:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جگہ سے گزر ہوا وہاں ایک چھوٹے سے پتھر سے ایک بڑا بیل پیدا ہوتا ہے۔ پھر بیل واپس پتھر کے اندر جانا چاہتا ہے لیکن کوشش کے باوجود اندر نہیں جا سکتا، پوچھنے پر بتایا گیا یہ اُن لوگوں کی مثالی کیفیت ہے جو بغیر سوچے سمجھے غیر ذمہ دارانہ بات منہ سے نکال دیتے ہیں اور جب خراب نتیجہ دیکھتے ہیں تو اپنی بات اور الفاظ واپس لینا چاہتے ہیں۔

غیبت کرنے والے:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اِس سفر میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ ان سے اپنا منہ نوچتے تھے، پوچھنے پر بتایا کہ یہ غیبت کرنے والے ہیں جو لوگوں کی آبرو سے کھیلتے تھے۔

گمراہی میں ڈالنے والے واعظ:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ اور زبانیں آگ کی قینچی سے کاٹی جا رہی تھیں کٹنے کے بعد پھر پہلی حالت پر واپس آ جاتیں اور یہ سلسلہ چلتا رہا' پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ لوگوں کو گمراہی میں ڈالنے والے واعظ ہیں۔

جھوٹی گواہی دینے والے:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس سفرِ معراج میں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے چہرے خنزیر جیسے تھے اور ان کی زبانیں پشت پر کھنچی ہوئی تھیں اور بڑے عذاب میں مبتلا تھے، پوچھنے پر جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ جھوٹی گواہی دینے والے ہیں۔

نافرمان اولاد:..... ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ ایک گروہ آگ میں جل رہا ہے ادھر جل کر راکھ ہوئے اور ادھر پھر پہلے کی طرح ہو گئے پھر جلنے لگے، دریافت کرنے پر جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ بدقسمت لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والدین کی نافرمانی کرتے اور ستاتے تھے جس کی وجہ سے وہ غصہ میں جلا کرتے تھے اب یہ لوگ اس سزا میں خود جل رہے ہیں۔..... اللہ رب العزت ہمیں ان تمام گناہوں سے محفوظ فرمائے اور اگر ایسے گناہ سرزد ہو گئے ہوں تو ان سے توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بقیہ: نوکر وہٹی دا.....

جیسے تیری مرضی:..... قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر 1945ء میں مفتی محمد صادق نے مرزا قادیان کی ''گھریلو زندگی'' پر تقریر کی، جو الفضل 3 اپریل 1946ء میں شائع ہوئی۔ مفتی صادق نے مرزا قادیانی کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: ''ایک دفعہ کسی نے خیر خواہی سے کہا کہ بیوی صاحبہ اپنے زیورات کو بار بار توڑواتی ہے اور نئی نئی شکل میں بنواتی رہتی ہے۔ اس طرح تو بہت سا نقصان ہوتا ہے اور بہت سا حصہ زر گر ہی کھا جاتے ہیں۔ بیوی صاحبہ کو روکنا چاہیے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا مال ہے جس طرح چاہیں کریں۔'' (بالکل ٹھیک کہا۔ مال مفت دل بے رحم۔ ناقل)

بے غیرت خاوند:..... ''بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھی۔''

(کشف الظنون: صفحہ 88، مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہور)

(جاری ہے)

زندگیاں صحابہؓ کی

سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے مناقب وفضائل

پہلی قسط

تحریر: مولانا ثناء اللہ سعد زید مجدہٗ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوسفیانؓ کے فرزند ارجمند تھے، بعثت نبوی سے پانچ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ بچپن ہی سے آپؓ میں اولوالعزمی اور بڑائی کے آثار نمایاں تھے۔ ماں باپ نے آپ کی تربیت خاص طور پر کی اور مختلف اور مختلف علوم وفنون سے آپ کو آراستہ کیا اور اس دور میں جبکہ لکھنے پڑھنے کا رواج بالکل نہ تھا اور عرب پر جہالت کی گھٹاٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار ان چند گنے چنے لوگوں میں ہونے لگا جو علم وفن سے آراستہ تھے اور لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

قبولِ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق:..... آپؓ ظاہری طور پر فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے مگر درحقیقت آپ اس سے قبل ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن بعض مجبوریوں کی بناء پر ظاہر نہ کیا تھا، مشہور مورخ واقدی کہتے ہیں:

''آپ صلح حدیبیہ کے بعد ہی ایمان لے آئے تھے مگر آپ نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور فتح مکہ کے دن ظاہر کیا۔''

اپنے اسلام کو چھپائے رکھنے اور فتح مکہ کے موقع پر ظاہر کرنے کی وجہ خود حضرت معاویہؓ نے بیان کی، چنانچہ فاضل مؤرخ ابن سعد کا بیان ہے کہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں عمرۃ القضا سے پہلے اسلام لے آیا تھا، مگر مدینہ جانے سے ڈرتا تھا کیونکہ میری والدہ کہا کرتی تھیں کہ اگر تم گئے تو ہم ضروری اخراجات زندگی دینا بھی بند کر دیں گے۔''

اس عذر اور دوسری مجبوریوں کی بناء پر آپؓ نے اپنے والد کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بدر، احد، خندق اور غزوۂ حدیبیہ میں آپ کفار کی جانب شریک نہ ہوئے حالانکہ اس وقت آپ جوان تھے۔

آپ کے والد ابوسفیان سالار کی حیثیت سے شریک ہو رہے تھے اور آپ کے ہم عمر جوان بڑھ چڑھ کر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حصہ لے رہے تھے، ان تمام باتوں کے باوجود آپ کا شریک نہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کی حقانیت ابتداء ہی سے آپ کے دل میں گھر کر چکی تھی۔

اسلام لانے کے بعد آپؓ مستقلاً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لگے رہے اور آپؓ اس مقدس جماعت کے ایک رکن رکین تھے جسے آنحضرت ﷺ نے کتابت وحی کے لیے مامور فرمایا تھا، چنانچہ جو وحی آپ ﷺ پر نازل ہوتی اسے قلمبند فرماتے اور جو خطوط وفرامین، سرکار دوجہاں ﷺ کے دربار سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر فرماتے، وحی خداوندی لکھنے کی وجہ سے ہی آپ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی کہا جاتا ہے۔

علامہ ابن حزمؒ لکھتے ہیں کہ: ''نبی کریم کے کاتبین میں سب سے زیادہ حضرت زید بن ثابتؓ آپ اکی خدمت میں حاضر رہے اور اس کے بعد دوسرا درجہ حضرت معاویہؓ کا تھا۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپ اکے ساتھ لگے رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہ کرتے تھے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں کتابت وحی کا کام جتنا نازک تھا اور اس کے لیے جس احساسِ ذمہ داری، امانت ودیانت اور علم وفہم کی ضرورت تھی وہ محتاجِ بیان نہیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری، کتابت وحی، امانت ودیانت اور دیگر صفاتِ محمودہ کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے متعدد بار آپؓ کے لیے دعا فرمائی۔''

حدیث کی مشہور کتاب ''جامع الترمذی'' میں ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دعا دی اور فرمایا: **أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَ اهْدِ بِهٖ۔** (جامع ترمذی: رقم الحدیث 3842) (ترجمہ) اے اللہ! معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو دوسروں کے لیے راہبر وراہنما اور ہدایت یافتہ بنا اور ان کے ذریعے ہدایت پھیلا۔

اس روایت کو خود امام ترمذیؒ نے حسن قرار دیا ہے، اور حدیثِ حسن محدثین کے ہاں مقبول ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپؓ کو دعا دی اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَۃَ الْکِتَابَ وَ الْحِسَابَ وَ قِہِ الْعَذَابَ۔ (مسند احمد: رقم الحدیث 17152) (ترجمہ) اے اللہ! معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کتاب اللہ اور حساب کا علم عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔

مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَ مَکِّنْ لَہٗ فِی الْبِلَادِ وَ قِہِ الْعَذَابَ۔ (البدایہ النہایہ) (ترجمہ) اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کے لیے ٹھکانہ بنا دے اور اس کو عذاب سے بچا لے۔

نبی کریم ﷺ نے آپؓ کی امارت وخلافت کی اپنی حیات میں ہی پیشن گوئی فرما دی تھی اور اس کے لیے دعا بھی فرما دی تھی جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ظاہر ہے۔ نیز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خود بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم ﷺ کے واسطے وضو کا پانی لے کر گیا۔ آپ ﷺ نے پانی سے وضو فرمایا اور وضو کرنے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا: ''اے معاویہ! اگر تمہارے سپرد امارت کی جائے (اور تمہیں امیر بنا دیا جائے) تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا۔''..... اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اچھا کام کرے اس کی طرف توجہ کر اور مہربانی کر اور جو کوئی برا کام کرے اس سے درگذر کر۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''مجھے آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کے بعد خیال لگا رہا کہ مجھے ضرور اس کام میں آزمایا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (مجھے امیر بنا دیا گیا)۔'' ان روایات سے صاف واضح ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دربار نبوی میں کیا مرتبہ حاصل تھا؟ اور آپ ﷺ ان سے کتنی محبت فرماتے تھے؟''

نیز ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاویہ! تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ مل رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا پیٹ (اور سینہ) آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی: اَللّٰھُمَّ امْلَأْہُ عِلْمًا۔۔۔۔ ترجمہ:..... ''اے اللہ اس کو علم سے بھر دے۔''

جب آپؓ کے والد اسلام لے آئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میں اسلام لانے سے قبل مسلمانوں سے قتال کرتا تھا، اب آپ مجھے حکم دیجئے کہ میں کفار سے لڑوں اور جہاد کروں۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ضرور! جہاد کرو۔'' چنانچہ اسلام لانے کے بعد آپؓ اور آپؓ کے والد نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ مختلف غزوات میں شرکت کی اور کفار سے جہاد کیا۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شرکت کی اور رسول کریم ﷺ نے آپؓ کو قبیلہ ہوازن کے مالِ غنیمت میں سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جس سے حضرت معاویہؓ کی اپنے بڑوں کے مقابلے میں اطاعت شعاری اور حضرت عمرؓ کی اپنے گورنروں اور مخصوصین پر کڑی نگرانی ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب الاصابہ میں نقل کیا کہ ایک بار حضرت معاویہؓ، حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آئے، حضرت معاویہؓ نے اس وقت ایک سبز رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ، نے حضرت معاویہؓ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، حضرت عمرؓ نے یہ دیکھا تو کھڑے ہوئے اور درّہ لیکر حضرت معاویہؓ کی طرف بڑھے اور مارنے لگے حضرت معاویہؓ پکارتے رہے: اللہ اللہ، اے امیر المومنین! آپ کیوں مارتے ہیں؟ مگر حضرت عمرؓ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے، صحابۂ کرامؓ، حضرت عمرؓ سے کہنے لگے آپؓ نے اس جوان (حضرت معاویہؓ) کو کیوں مارا؟ حالانکہ ان جیسا آپ کی قوم میں ایک بھی نہیں!

حضرت عمرؓ نے جواب دیا: میں نے اس شخص میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہ پایا اور اس کے متعلق مجھے صرف بھلائی کی ہی خبر ملی ہے، لیکن میں نے

چاہا کہ اس کو اتاروں اور یہ کہہ کر آپؓ نے حضرت معاویہؓ کے لباس کی جانب اشارہ کیا۔ (الاصابہ: جلد3، صفحہ 414)

حضرت عمر فاروقؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کا دور آیا، وہ سبھی آپ پر مکمل اعتماد کرتے تھے اور تمام اہم معاملات میں آپؓ سے مشورہ لیتے اور اس پر عمل کیا کرتے تھے انہوں نے بھی آپ کو شام کی گورنری کے عہدہ پر نہ صرف باقی رکھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آس پاس کے دوسرے علاقے اُردن، حمص، قسرین اور فلسطین وغیرہ بھی آپ کی ماتحت گورنری میں دے دیے۔

اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیے گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ مسلمانوں کی ایک جماعت نے بیعت کر لی اور آپؓ خلیفہ ہو گئے، اور آپؓ کے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان قاتلین عثمانؓ سے قصاص لینے کے بارے میں اختلاف پیش آیا جس نے بڑھ کر قتال کی صورت اختیار کر لی اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ کی بنیاد پڑ گئی، مگر جیسا کہ ہر ہوشمند جانتا ہے کہ اس میں دونوں جانب اختلاف کا منشا دین ہی تھا، اس لیے فریقین ایک دوسرے کے دینی مقام اور ذاتی خصائل واوصاف کے قائل تھے اور اس کا اظہار بھی فرماتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تابعین کی نظر میں:..... تابعین کرام رحمہم اللہ میں آپؓ کی حیثیت کیا تھی؟ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دورِ خلافت میں کبھی کسی کو کوڑوں سے نہیں مارا، مگر ایک شخص جس نے حضرت معاویہؓ پر زبان درازی کی تھی، اس کے متعلق انہوں نے حکم دیا کہ اسے کوڑے لگائے جائیں..... حافظ ابن کثیرؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ جو مشہور تابعین میں سے ہیں، ان سے کسی نے حضرت معاویہؓ کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن المبارکؒ جواب میں کہنے لگے: ''بھلا میں اس شخص کے بارے میں کیا کہوں؟ جس نے سرکارِ دو جہاں ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہو اور جب سرکار ﷺ نے **سمع اللہ لمن حمدہ** کہا تو انہوں نے جواب میں **ربنا لک الحمد** کہا ہو۔'' انہی عبداللہ ابن المبارکؒ سے ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ: ''یہ بتلایئے کہ حضرت معاویہؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ میں سے کون افضل ہیں؟ (سوال کرنے والے نے ایک جانب اس صحابی کو رکھا جس پر طرح طرح کے اعتراضات کیے گئے تھے، اور دوسری طرف اس جلیل القدر تابعی کو، جس کی جلالت شان پر تمام امت کا اتفاق ہے۔) یہ سوال سن کر عبداللہ ابن المبارکؒ غصہ میں آ گئے اور فرمایا: ''تم ان دونوں کی آپس میں نسبت پوچھتے ہو، خدا کی قسم! وہ مٹی جو نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے ہوئے حضرت معاویہؓ کی ناک کے سوراخ میں چلی گئی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے افضل ہے۔'' (البدایہ والنہایہ: جلد8 صفحہ 139) (جاری ہے)

ماہِ دسمبر 2025ء راشن اور وظائف تقسیم رپورٹ

شفیق الرحمن

انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ پاکستان کے زیرِ اہتمام ہر ماہ کی طرح اِس ماہِ دسمبر 2025ء میں بھی قادیانیت کے گڑھ چناب نگر، احمد نگر، لالیاں، میں فلاحی خدمات سرانجام دی گئیں۔ جبکہ فیصل آباد، لاہور اور قصور کے قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں ٹرسٹ کی جانب سے 182 نومسلم، مستحق اور غریب گھرانوں میں راشن تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ ضرورت مند خاندانوں کی مدد کے لیے کرایہ مکان، علاج ومعالجہ، تعلیمی اخراجات اور روزگار کی بحالی کی مد میں مجموعی طور پر 3 لاکھ 50 ہزار روپے بھی تقسیم کیے گئے۔

حدیثِ مبارکہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی پریشانی دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرما دیتا ہے۔'' (مسلم شریف) انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ پاکستان مسلمانوں کی ایمان، عقیدہ اور دولتِ ایمان کی حفاظت کے لیے تسلسل سے سرگرمِ عمل ہے۔ یہ خدمت اسی لیے کی جاتی ہے تاکہ کوئی مسلمان بھوک وافلاس کی وجہ سے ایمان واسلام جیسی عظیم دولت سے محروم نہ ہو جائے اور ہماری معاونت ہمارے لیے ذریعۂ شفاعت بن جائے۔

معراج جسمانی پر دلائل

پہلی قسط

تحریر از: مولانا عبدالحکیم نعمانی زید مجدہٗ

سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت 1)

ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے ماحول پر ہم نے برکتیں نازل کی ہیں، تاکہ ہم اُنہیں اپنی کچھ نشانیاں دِکھائیں۔ بیشک وہ ہر بات سننے والی، ہر چیز دِیکھنے والی ذات ہے۔''

تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے خیر الانام ﷺ کو ایک ہی رات میں مسجد اقصیٰ تک لے گیا وہاں امام الانبیاء ﷺ نے امامتِ انبیاء کا ربانی حکم پورا کیا اور پھر مسجد اقصیٰ سے راوانہ ہوئے تو ساتوں آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کروا کر اُس سے بھی اوپر جنت لے گئے۔ حضور ﷺ ملأ اعلیٰ پر اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کر کے بارگاہِ ربّ العالمین میں التحیات للہ والصلوات و الطیبات کا ہدیہ پیش کر کے نمازوں کا ہدیہ لیا اور واپس بھی تشریف لے آئے۔

اِس واقعہ کی سب سے پہلے تصدیق کرنی والی خوش نصیب آپ ﷺ کے غار و مزار کے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسری طرف انکار کرنے والے مشرکین عرب تھے، ان کا کہنا تھا کہ عقل میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی کوئی شخص ایک ہی رات میں اتنی طویل سفر کر کے جا کر واپس بھی آجائے، چنانچہ آج کے دور میں بھی چند افراد موجود ہیں جو مشرکین کی طرح آپ ﷺ کے معراج کے سفر کا انکار کرتے ہیں اور کچھ لوگ اِس مبارک سفرِ معراج کے جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ آسمان پر جسم اور روح کے ساتھ نہیں گئے بلکہ روحانی سفر تھا جو اللہ تعالیٰ نے کروایا۔

قارئین کرام! آپ کے سامنے چند ایسے دلائل پیش کرتے ہیں جو تھوڑی سی بھی عقل رکھنے والے کی سمجھ میں آسکتے ہیں۔

پہلی دلیل:..... آیت مبارکہ میں ''سُبْحَانَ'' کا لفظ اس اَمر کی دلیل ہے کہ یہ خواب اور کشف کی طرح کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا۔ تسبیح کا لفظ ہی اُمورِ عظیمہ کے لیے بولا جاتا ہے، اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو یہ کوئی بڑائی یا عظمت کی بات نہ ہوتی اور لفظ ''سُبْحَانَ'' نہ بولا جاتا۔

دوسری دلیل:..... ''أَسْرٰی'' کا لفظ بھی بیداری کی حالت پر بولا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:

فَأَسْرِ بِأَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَھُمْ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ أَحَدٌ وَّامْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ۔ (سورۃ الحجر: آیت 65)

ترجمہ: ''لہٰذا آپ رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جائیے، اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلئے، اور آپ میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور وہیں جانے کے لئے چلتے رہیں جہاں کا آپ کو حکم دیا جا رہا ہے۔''

سورۃ ھود میں بھی حضرت لوط علیہ السلام کو یہی ارشاد ہوتا ہے۔

فَأَسْرِ بِأَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ أَحَدٌ اِلَّا امْرَأَتَکَ۔ (سورۃ ھود: آیت 81)

ترجمہ: ''لہٰذا تم رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے روانہ ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھے۔ ہاں مگر تمہاری بیوی (تمہارے ساتھ نہیں جائے گی)۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ أَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَھُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی۔ (سورۃ طٰہٰ: آیت 77)

ترجمہ: ''اور ہم نے موسیٰ پر وحی بھیجی کہ: تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہوجاؤ، پھر ان کے لئے سمندر میں ایک خشک راستہ اس طرح نکال لینا کہ نہ تمہیں (دشمن کے) آ پکڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔''

فَأَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا إِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ۔ (سورۃ الدخان: آیت 23)

ترجمہ: ''(اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:) اچھا تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہوجاؤ۔ تمہارا پیچھا ضرور کیا جائے گا۔''

وَأَوْحَيْنَا إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْ إِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ۔ (سورۃ الشعراء: آیت 52)

ترجمہ: ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس وحی بھیجی کہ: میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہوجاؤ، تمہارا پیچھا یقینا کیا جائے گا۔''

درج بالا تمام مقامات پر ''أَسْرٰى'' کو روح اور جسد کے مجموعے پر بولا گیا ہے۔

تیسری دلیل:.....(عبد) فان العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد۔ (تفسیر ابن کثیر)

ترجمہ: عبد روح مع الجسد کو کہتے ہیں۔ جس روح کے ساتھ جسم نہ ہو، اسے عبد نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معراج جسمانی تھا۔ یہ تین دلیلیں تو سورۃ بنی اسرائیل کی آیت سے تھیں۔

چوتھی دلیل:.....اس آیت کی تفسیر ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کی ہے۔

حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا عمرو عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ''وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ'' قَالَ: هی رؤیا عین أری ها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلة أسری به إلٰی بیت المقدس قال: ''وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْآنِ'' قال هی شجرة الزقوم۔

(صحیح البخاری: باب المعراج روایت نمبر 3888)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ'' فرمایا کہ اس میں ''رؤیا'' سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں دکھایا گیا تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اور قرآن مجید میں ''الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ'' سے مراد ''تھوہڑ'' کا درخت ہے۔

پانچویں دلیل:.....اسی حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ مسند ابو یعلیٰ فرماتے ہیں۔ ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ کفار نے بیت المقدس کے متعلق سوال کرنے شروع کر دیے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر بتا رہے تھے تو پھر کفار نے پوچھا کہ ہمارا ایک قافلہ شام سے آ رہا ہے وہ کہاں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں مقام پر ملا لیکن ان کا ایک اونٹ گم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اونٹوں کی تعداد بھی بتائی جس کی کفار نے آ کر تصدیق کی۔ یعنی کفار کو آپ کے جسمانی سفر پر اعتراض تھا تب ہی قافلہ کے بارے میں پوچھا۔ روحانی سفر پر کبھی کسی نے اعتراض کیا ہی نہیں۔

چھٹی دلیل:.....قرآن سے ہی چوتھی دلیل معراج جسمانی کی سورۃ النجم میں ہے۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى۔ (سورۃ النجم: آیت 17) (ترجمہ) ''(معراج کی رات) (پیغمبر کی) آنکھ نہ تو چکرائی، اور نہ حد سے آگے بڑھی۔''

یعنی جو کچھ دیکھا بچشم جسم دیکھا ہے یہ بھی دلیل ہے کہ معراج جسمانی تھا۔ کیونکہ خواب یا کشف کا تعلق دماغ یا دل سے ہے، نہ کہ آنکھ سے۔ اور لفظ بصر جسمانی نگاہ کے لیے آتا ہے، خواب یا دل کے دیکھنے کو بصر نہیں کہتے۔

ساتویں دلیل:.....بخاری شریف میں ہی باب حدیث الاسرا میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت أخبرهم عن آیاته وأنا انظر الیه۔

ترجمہ: ''جب کفار مکہ نے مجھے (یعنی میرے سفرِ معراج کو) جھٹلایا تو میں حطیم پر کھڑا ہوا (اور مجھ سے بیت المقدس کے متعلق سوال شروع کر دیے) پس اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا میں اسے دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا جا رہا تھا۔''

یعنی کفار نے اُس معراج کے جسم کے ساتھ ہونے کا ہی انکار کیا تھا ورنہ خواب کی بات کو جھٹلانے کا کوئی تک ہی نہیں تھا کیونکہ خوابوں میں کئی مرتبہ عام انسان بھی اپنے آپ کو پرواز کرتے اور آسمان پر جاتے ہوئے بھی دیکھ سکتا ہے۔ اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا۔ کفار کو تعجب تو تب ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ میں اس جسم کے ساتھ گیا تھا۔ کفار کا یہ ردعمل ہی اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے ساتھ معراج کا دعویٰ کیا تھا۔

آٹھویں دلیل:..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان کے سفر سے پہلے بیت المقدس تک کا سفر کرایا گیا یعنی کچھ حصہ زمین کا سفر باقی آسمان کا سفر۔ کیونکہ آسمان کے سفر کو اگر خانہ کعبہ سے ہی شروع کرا دیا جاتا تو کافر بالکل انکار کر دیتے جس کی تصدیق نہ ہو سکتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے بیت المقدس کے سفر کے حالات بتا دیے تو ان کو اسے ٹھیک ماننا پڑا تا کہ سفر کے دوسرے حصہ جو آسمان کا سفر تھا اس کی بھی تصدیق کریں۔ چنانچہ مومنوں کے لیے ایمان میں اضافہ کا سبب ہوا۔ اگر یہ خواب میں ہی ہوا ہوتا تو اس تصدیق وغیرہ کے چکر کی ضرورت ہی نہ تھی۔

نویں دلیل:..... اس حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ بیہقی فی الدلائل فرماتے ہیں:

کہ کفار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس رات کے سفر کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سچے ہیں۔ تو پھر انہوں نے تعجب سے کہا کہ تو ایک ہی رات میں شام سے ہو کر واپس آنے کی بھی تصدیق کرتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس سے بڑی بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ ان کے پاس آسمان سے بھی پیغام آتے ہیں۔

غور فرمائیے! خواب پر کسی کو تعجب کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، تعجب تو ہوتا ہی تب ہے کہ جب کوئی یہ کہے کہ میں اس جسم کے ساتھ وہاں سے ہو کر واپس آ گیا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ والی روایت کی دلیل اور اُس کا جواب:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتی ہیں کہ معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا۔

وَ اللّٰہِ مَا فُقِدَ جَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلٰکِن عُرِجَ بِرُوْحِہٖ۔ (تفسیر کشاف)

ترجمہ: ''اللہ کی قسم (معراج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کے ذریعے معراج ہوئی تھی۔''

اس حدیث کی سند یہ ہے:

حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَۃُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِیْ بَعْضُ آلِ أَبِیْ بَکْرٍ۔ (تفسیر کشاف وابن جریر والطبری وغیرہ)

یہ روایت اصول حدیث کی رُو سے ضعیف و مردود ہے۔ ایک راوی محمد بن حمید بن حیان ہے جو متروک الحدیث ہے، اس میں بعض آل ابی بکر راوی مجہول محض ہے، اس کا کوئی اَتا پتہ معلوم نہیں، ایسے مجہول العین راوی کی روایت ضعیف و مردود ہوتی ہے اور یہ حجت نہیں رکھتیں۔ امام زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: **وحدیثھا ھذا لیس بالثابت عنھا انتھی، یعنی لما فی متنہ من العلۃ القادحۃ، وفی سندہ من انقطاع وراو مجھول وقال ابن دحیۃ فی التنویر: إنہ حدیث موضوع علیھا، وقال فی معراجہ الصغیر: قال إمام الشافعیۃ أبو العباس بن سریج: ھذا حدیث لایصح، وإنما وضع ردًا للحدیث الصحیح۔**

(شرح زرقانی: جلد 8، صفحہ 7، المقصد الخامس مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت، آن لائن)

یعنی یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں کیونکہ یہ محلول المتن و سند ہے اور اس کی سند منقطع و ایک راوی مجہول ہے۔ اور ابن وحیہ نے تنویر میں کہا یہ حدیث موضوع ہے اور معراج صغیر میں کہا ہے کہ امام الشافعی ابو العباس بن سریج یہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ معراج جسمانی کی تردید میں وضع کی گئی ہے۔ (جاری ہے)

نوکر وو ھٹی دا

پہلی قسط

محمد طاہر عبدالرزاق، لاہور

مسیلۂ ہند مرزا قادیانی زندگی کی پچپن خزائیں دیکھ چکا ہے۔ بڑھاپے کے سیاپے شروع ہو چکے ہیں۔ چہرے پر جھریاں بریک ڈانس کر رہی تھیں۔ بیماریوں نے نبی افرنگ کے جسم کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر قبضہ کر لیا تھا۔ اعصاب ڈھیلے پڑ چکے تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔ دائیں آنکھ تو بالکل ہی سمارٹ ہو گئی تھی۔ ای پلومر کی شراب کی بوتلیں غٹا غٹ پینے کے باوجود چہرے کا رنگ خزاں رسیدہ پتوں کی طرح زرد تھا۔ پچیس سال کی مسلسل افیم خوری نے دماغ کا ستیاناس کر دیا تھا اور اللہ اور اس کی مخلوق کی لاتعداد لعنتیں برسنے کی وجہ سے چہرہ لعنت ہاؤس بن چکا تھا۔ ان تمام مصائب میں جکڑے ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کا بیمار دِل ایک اٹھارہ سالہ لڑکی نصرت جہاں پر لٹو ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اس دوشیزہ کے حصول کے لیے دیوانہ وار کوششیں کرتا ہے۔ آخر لڑکی کی ماں کے تعاون سے رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یوں ایک اٹھتی ہوئی جوانی اور ایک گرتا ہوا بڑھاپا شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔ شادی کے بعد مرزا قادیانی دربار زوجہ کا غلام بن جاتا ہے۔ بیگم کے قدموں میں بچھ بچھ جاتا ہے۔ اس کے اشارہ ابرو پر ناچتا ہے اور ذرا سی آواز دینے پر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو کر کہتا ہے کہ کیا حکم ہے۔ میرے آقا! انگریزوں اور مریدوں سے بٹوری ہوئی دولت اس کی ہر ہر خواہش پہ لٹاتا ہے۔ نصرت جہاں بیگم گھر پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیتی ہے اور مرزا قادیانی گھر میں صرف ''نوکر وو ہٹی دا'' بن کے رہ جاتا ہے۔ یہ ''نوکر وو ہٹی دا'' کس اعلیٰ پائے کا تابعدار و فرمانبردار تھا، اس کے لیے قادیانی کتابوں کے حوالے شہادت کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

جاناں سب کچھ تیرے لیے:..... ایک دفعہ چٹھی رساں منی آرڈر لے کر آیا اور دروازہ پر آواز دی تو حضرت ام المؤمنین نے ایک خادمہ کو بھیج کر سارے فارم منگوا لیے۔ چٹھی رساں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ حضرت صاحب دستخط کر کے فارم بھیج دیں گے تو میں اندر روپیہ بھیج دوں گا جب دیر ہو گئی اور فارم نہ آئے تو حضرت صاحب خود باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا کہ فارم بیوی صاحبہ کے پاس ہیں تو آپ نے بیوی صاحبہ سے کہا کہ فارم ہمیں دے دو چٹھی رساں انتظار کر رہا ہے۔ بیوی صاحبہ نے کہا ہم نہیں دیتے۔ تب آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا آپ ان فارموں کو کیا کریں گے۔ بیوی صاحبہ نے کہا کہ آپ ہر روز روپیہ منگواتے ہیں آج روپیہ ہم منگوائیں گے۔ (یعنی ففٹی ففٹی۔ ناقل) حضرت صاحب اس پر کچھ ناراض نہ ہوئے نہ غصہ کا اظہار کیا بلکہ خندہ پیشانی سے فرمایا کہ وہ تو روپیہ ہمارے دستخطوں کے بغیر نہیں دے گا۔ لاؤ ہم دستخط کر دیتے ہیں پھر آپ ہی روپیہ منگوا لیں۔ اس پر بیوی صاحبہ نے فارم دے دیے اور حضرت صاحب نے دستخط کر کے پھر فارم ان کو دے دیئے۔ بہت اچھا کیا آخر گھر میں بھی تو رہنا تھا۔ (ناقل) (الفضل)

بڑا مزہ ہے تیرے ساتھ ٹہلنے میں:..... بیان کیا مجھ سے مولوی نورالدین صاحب نے کہ ایک دفعہ حضور مسیح موعود کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن طبیعت غیور اور جو شیلی تھی میرے پاس آئے کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں۔

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 57، روایت 77 مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

عجیب ڈھیٹ آدمی تھا۔ مرید غیرت سے دانت پیس رہا ہے۔ جل بھن رہا ہے لیکن مجسمہ بے غیرتی مرزا قادیانی کو شرم ہی نہیں آ رہی۔ بیوی کو

ساتھ لیے پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے۔لوگ دیکھ رہے ہیں لیکن ماڈرن جوڑا تماشہ بنے اپنی چہل قدمی میں مگن ہے۔

میں نوکر تیرا:.....کذاب قادیان فسٹ کلاس رن مرید تھا۔بیوی کے اشارہ ابرو پر صدقے واری جاتا۔دربارِ زوجہ سے جو حکم ملتا فوراً تسلیم خم کر دیتا ہے۔سارے مریدوں کی جیبیں کاٹ کر سب کچھ بیوی کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا۔مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب سیرت مسیح موعود میں لکھا ہے: اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں۔اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلّف اور تصنّع زیر کی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔وہ تعجب سے دیکھتی ہیں۔اور زمانہ اور گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں۔اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے کہتے سنا ہے کہ ''مرجا بیوی دی گل بڑی مَن دا اے۔'' (مرزا بیوی کی بات بہت مانتا ہے۔ناقل)

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 258، روایت 289 مصنفہ بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

تجھ سے گلہ نہیں:.....مرزا قادیانی کی گھر میں کیا وقعت اور اہمیت تھی، ملاحظہ ہو۔

میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامۂ قیامت برپا ہے۔بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔چیخ رہی ہیں۔چلّا رہی ہیں، یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریبان ہو رہی ہیں۔اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں۔مگر حضرت صاحب یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان عربی، اردو، فارسی کے تصانیف ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔میں نے ایک دفعہ پوچھا۔اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی؟ مسکرا کر فرمایا ''میں سُنتا ہی نہیں تشویش کیا ہو''۔

(سیرت المہدی: حصہ اول، صفحہ 260، روایت 291 مصنفہ بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ سارا چندہ تیرے لیے:.....لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں۔ (خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد 26، صفحہ 30، 21 اگست 1938ء)

سچ ہی تو کہا تھا دل جلے مرید نے۔وہ تنگی کاٹ کر چندہ دے اور مسز مرزا قادیانی مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیوارات بنا بنا کر اپنی زیبائش و نمائش میں مصروف ہو۔چندہ چور اور حرام خور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی تفصیل دیکھئے اور سوچئے کہ ایک شخص جو پہلے کچہری میں منشی تھا، پھر گھر آ کر بیکار بیٹھا ہے۔پہلی بیوی اور اس کے بچے پڑے ہیں، دوسری بیوی کو اتنے زیورات کہاں سے پہنا رہا ہے؟ جب فہرست پر نگاہ ڈالتے ہیں تو مرید سچا نظر آتا ہے اور انگریزی نبی جھوٹا۔فہرست پیش خدمت ہے۔

کڑے خورد=250 روپے، بندے طلائی=500 روپے، کنٹھ طلائی=225 روپے۔

کنگن طلائی=220 روپے، بندے طلائی=300 روپے، ہالے گھنگھروں والے=300 روپے۔

حسیاں خورد=300 روپے پونچیاں طلائی=150 روپے، مونگے=200 روپے۔

چاند طلائی=50 روپے، بالیاں جڑاؤ=150 روپے، نتھ طلائی=40 روپے۔

ٹیب جڑاؤ=70 روپے، کڑے کلاں طلائی=750 روپے۔.....کل رقم=3505 روپے (قادانی نبوت: صفحہ 85 بحوالہ فسانہ قادیان مصنفہ حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری) اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔اس حساب سے اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً 175 تولے سونا پہنایا یعنی دو سیر تین چھٹانک۔(مؤلف)

بقیہ صفحہ 8

ختم نبوت اور مسلمانوں کی معاشی ذمہ داری

انتخاب: عثمان قاضی

انسان کی زندگی میں کچھ اصول ایسے ہوتے ہیں جن پر سمجھوتہ اپنی عزت، اپنی پہچان اور اپنے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے سب سے مقدس اور سب سے محترم ہستی ہمارے پیارے نبی محمد مصطفی ﷺ کی ذات ہے۔ ان کی محبت صرف ایک جذبہ نہیں بلکہ ایمان کی بنیاد ہے۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ جس دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت راسخ ہو جاتی ہے اس کے لیے دنیا کی کوئی لذت، کوئی تعلق اور کوئی مفاد اس محبت کے مقابلے میں معنی نہیں رکھتا۔ ایمان کا سفر اسی وقت مضبوط ہوتا ہے جب دل میں یہ عقیدہ بیٹھ جائے کہ دنیاوی فائدہ اور دنیاوی نقصان دونوں عارضی ہیں مگر نبی کریم ﷺ کی عزت و حرمت ابدی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت رسول ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے ایک بنیادی اصول سمجھایا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی دشمنی کو اپناتے ہیں، چاہے نظریات میں ہو یا کردار میں، ان سے میل جول، محبت اور تعلق ایمان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ غیر ضروری تعلق رکھنا مسلمان کے دل کو اس راستے سے دور لے جاتا ہے جو نجات کا راستہ ہے۔ یہ بات آج بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی اس دور میں تھی جب انہوں نے اُمت کو یہ پیغام دیا۔ ان کا یہ قول صرف ایک فقہی نکتہ نہیں بلکہ ایک روحانی رہنمائی ہے جو ہر دور کے مسلمان کو جھنجوڑتی ہے۔ زمانہ بدل گیا ہے لیکن نظریاتی فتنوں کی نوعیت وہی ہے۔ آج بھی کچھ گروہ ایسے ہیں جن میں خاص طور پر قادیانی جو نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں، ان کی نبوت کا مقام گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے لائے ہوئے دین میں اپنی جانب سے اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ فتنہ کبھی خاموش رہ کر کام کرتا ہے اور کبھی ظاہری طور پر۔ ایسے لوگ چاہے اپنا نام کچھ بھی رکھیں، ان کا نظریہ اُمت کے بنیادی عقیدے کے خلاف ہوتا ہے۔

مسلمانوں کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ ایسے نظریات سے اپنے ایمان کو بچایا جائے اور ایسی سرگرمیوں کا حصہ نہ بنا جائے جن سے ختم نبوت کے عقیدے کو نقصان پہنچے۔ ہماری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ بحیثیت معاشرہ ہم نے معاشی تعلقات کو اتنی اہمیت دے دی ہے کہ کبھی کبھی یہ تعلق ایمان کے حساس معاملات پر بھی غالب آنے لگتا ہے۔ کچھ کاروباری حلقے اس بات سے بے نیاز ہو کر اپنی خرید و فروخت ایسے لوگوں یا ان کی مصنوعات سے جاری رکھتے ہیں جو ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ سوچ شاید وقتی مفاد دیتی ہو لیکن اندر سے انسان کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل یہ محسوس کرے کہ جب معاملہ نبی کریم ﷺ کی نسبت کا ہو تو کوئی مفاد، کوئی رشتہ اور کوئی کاروبار ان کی محبت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ یہ بات درست ہے کہ معیشت انسان کی مجبوری ہے۔ کاروبار چلانا ہر شخص کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی ہے جو رزق دینے والا ہے، وہی ہے جو آسانیاں پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہے جو کاروبار میں برکت دیتا ہے۔ اگر مسلمان ختم نبوت کے منکروں سے تعلق کم کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ کبھی نقصان نہیں دیتا، بلکہ برکت کا ذریعہ بنتا ہے۔ دل کو تسلی بھی ملتی ہے اور روح کو اطمینان بھی۔

آج ہماری مارکیٹوں میں کچھ مصنوعات ایسی موجود ہیں جن کے پس منظر سے بہت سے لوگ واقف نہیں ہوتے۔ بعض تاجر اور خریدار صرف قیمت یا سہولت کو دیکھ کر خریداری کرتے ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں کہ وہ جن چیزوں پر پیسہ خرچ کر رہے ہیں ان کا تعلق کس باطل نظریاتی پس منظر سے ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ لوگوں کو سمجھایا جائے کہ کچھ مصنوعات ایسی ہیں جن سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔ مثال کے طور پر شیزان، یونیورسل سٹیبلائزر اور پنجاب آئل ملز ان کمپنیوں کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے دینی حمیت اور غیرت کا ثبوت دیجیے، ان کے حوالے سے احتیاط برتنا ایمان کی حفاظت

کا تقاضا ہے۔ یہ احتیاط نفرت نہیں بلکہ عقیدے کا معاملہ ہے۔ یہ فیصلہ دشمنی نہیں بلکہ اپنی دینی غیرت واہمیت کا ثبوت ہے۔

بحیثیت مسلمان ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچوں اور خواتین کو بھی یہی سوچ دیں کہ نبی کریم ﷺ کے مقام اور ختم نبوت کے عقیدے پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ ہمارے گھروں کی خریداری سے لے کر ہمارے کاروبار کے لین دین تک، ہر جگہ ہمیں یہ اصول پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہمارا مال ہمارا پیسہ کہیں ایسی سمت نہ جائے جو آگے جا کر کسی مسلمان کو مرتد کرنے میں کام آئے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض لوگ ایسے ماحول میں پھنس جاتے ہیں جہاں انہیں غلط سمت میں دھکیلا جاتا ہے۔ کچھ لوگ ناسمجھی سے، کچھ ماحول کی وجہ سے، اور کچھ مفاد کے سبب ایسے گروہوں کے قریب چلے جاتے ہیں جن کا نظریہ اسلام سے متصادم ہوتا ہے۔ ایسے افراد کے لیے بہترین نصیحت یہی ہے کہ وہ اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا دنیا کا فائدہ ان کے ایمان کی قیمت پر لینا درست ہے۔ اگر خلوص دل سے سوچا جائے تو انسان خود سمجھ لیتا ہے کہ نجات کا راستہ ہمارے نبی ﷺ کے راستے کے سوا کوئی نہیں۔ جو لوگ ابھی تک غلطی میں مبتلا ہیں، ان کے لیے راستہ کھلا ہے۔ اللہ کی رحمت وسیع ہے، توبہ کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ جو بھی شخص اپنے نظریے کی خرابی کو پہچان لے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں واپس آجائے تو اس کے لیے دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی۔ یہی اصل کامیابی ہے۔ توبہ انسان کو وہ مقام دیتی ہے جو شاید برسوں کی نیکیوں سے بھی نہ مل سکے۔ بحیثیت امت ہمیں یہی کرنا ہے کہ اپنی زندگیوں کو اس اصول پر قائم رکھیں کہ عشق رسول ﷺ ہماری زندگی کا مکمل مرکز ہو۔ کسی بھی قسم کا تعلق ہو، چاہے معاشرتی، سماجی یا معاشی، اگر وہ نبی کریم ﷺ کی حرمت اور ناموس کے خلاف جاتا ہو تو اس تعلق کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ ہمارا رویہ حکمت والا بھی ہو، لیکن ایمان پر قائم بھی ہو۔ ایمان کی حفاظت ایک مسلسل محنت ہے اور اس کی بنیاد عشق رسول ﷺ ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے نبی ﷺ کی محبت میں ثابت قدم رکھے، ہمارے دلوں کو حق پر جمائے اور ہمیں ایسے ہر تعلق سے بھی بچائے جو ہمارے ایمان کو کمزور کرسکتا ہو۔ اللہ ہم سب کو ختم نبوت کے محافظ بنائے اور ہمیں ایسی زندگی عطا کرے جس میں دنیا بھی سلامت رہے اور آخرت بھی روشن ہو۔

بقیہ: ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ.....(1).....زکوٰۃ کی ادائیگی میں جلدی کرے، اس میں اللہ جلّ شانہ کے امتثال حکم (حکم پورا کرنے) میں رغبت وشوق کا اظہار ہے، فقراء کے دلوں میں مسرت وخوشی کا ذریعہ ہے، دیر کرنے میں اپنے اور مال پر کسی قسم کی بیماری وآفت آجانے کا بھی احتمال ہے۔ جن علماء امت کے نزدیک بلا تاخیر ادائیگی ضروری ہے۔ ان کے نزدیک تاخیر کا گناہ مستقل ہے۔(2).....زکوٰۃ کی ادائیگی مخفی طریقہ پر کی جائے تاکہ دکھلاوے وغیرہ سے امن رہے اور لینے والے کی پردہ پوشی رہے۔ فقیر ومحتاج ذلت سے بچے بلا کسی شرعی وجہ کے مخفی ہی دینا افضل ہے۔(3).....اگر کوئی دینی مصلحت (ترغیب یا اپنے کو تہمت سے محفوظ رکھنا) ہو تو اظہار بقدر ضرورت ایک دو یا حسب حال چند اشخاص کے سامنے کردیا جائے۔(4).....زکوٰۃ مستحق کو دے کر نہ احسان جتلایا جائے اور نہ ہی ایذاء وتکلیف دے کر فریضہ کو برباد کیا جائے۔(5).....اپنے عمل وصدقہ کو حقیر جانے اور اپنے پر اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے فریضہ کے ادائیگی کی توفیق دے۔(6).....زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اللہ جلّ شانہ سے قبولیت کی دعا کرلے۔(7).....اللہ کی راہ میں صدقہ بالخصوص زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو اسلام کا اہم فریضہ ہے خود سے عمدہ مال خوشدلی سے ادا کیا جائے۔ اللہ کریم خود پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ، عمدہ طیب مال قبول فرماتے ہیں۔(۸).....اپنے مال زکوٰۃ وصدقات کو ایسے مواقع ومصارف پر خرچ کرے جس سے اجر وثواب میں زیادتی ہو۔

اللہ کریم اس مختصر تحریر کو بندہ کے حق میں اور ہر پڑھنے والے کے لیے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کے ساتھ دارین کی خیروں، نعمتوں میں برکتوں کا ذریعہ بنائیں نیز قبولیت ومقبولیت نصیب فرمائیں۔

ختم نبوت کانفرنس کیپ ٹاؤن کی قراردادیں

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

نومبر اور دسمبر 2013ء میں ختم نبوت کے حوالے سے دنیا بھر سے علمائے کرام اور مشائخ عظام ختم نبوت پروگراموں کے لیے جنوبی افریقہ میں تشریف لے گئے۔ چنانچہ ایک کانفرنس کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں بھی ہوئی۔ اُس عظیم الشان کانفرنس میں جو قراردیں پیش کی گئی اُن کو ملی و دینی تحریکوں کے روحِ رواں حضرت مولانا زاہد الراشدی حفظہ اللہ نے قلمبند کیا۔ اُن قراردادوں پر صحیح معنوں میں عملدرآمد آج بھی رہتی دنیا کے لیے امن وامان کا اکسیر نسخہ ثابت ہوسکتی ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم نے 29 نومبر تا یکم دسمبر 2013ء کو کیپ ٹاؤن میں منعقد ہونے والی سہ روزہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں تحریری خطبہ صدارت پڑھنے کے علاوہ اپنے خطاب کے دوران کچھ دیگر اہم امور کی طرف بھی علمائے کرام کو توجہ دلائی جس کا مختصراً تذکرہ کیا جارہا ہے۔

انہوں نے تحریک ختم نبوت کے لیے کام کرنے والی مختلف جماعتوں حلقوں اور اداروں کے درمیان مشاورت ورابطہ اور مشترکہ حکمت عملی اختیار کرنے پر زور دیا اور کہا کہ اپنی اپنی جگہ کام کرتے ہوئے باہمی ربط اور تبادلہ خیالات انتہائی ضروری ہیں تاکہ محنت کو پوری طرح منظم اور مربوط کیا جاسکے۔ انہوں نے میڈیا کے جدید ذرائع کی اہمیت کا ذکر کیا اور کہا کہ دعوت ابلاغ اور تحفظ ودفاع میں ان کا کردار دن بدن بڑھتا جارہا ہے اور یہ ایک مؤثر ہتھیار کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں، اس لیے ضرورت کے مطابق ان کے استعمال کی طرف توجہ ضروری ہے اگر آپ خود نہیں کر سکتے تو آپ کے حلقہ اور زیرِ اثر افراد میں بہت سے لوگ اس کے استعمال کی مہارت رکھتے ہوں گے ان کو اس طرف توجہ دلائیں اور تربیت دیں تاکہ وہ ان ذرائع کو اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اسلامی عقائد وروایات کے تحفظ ودفاع کے لیے استعمال میں لائیں۔

مولانا نعمانی مدظلہ نے اپنے ایک پیش رُو مقرر مولانا قاری محمد رفیق وجھوی زید مجدہٗ کی اس بات کی تائید کی کہ اسلام قبول کرنے والے حضرات اور قادیانیت وغیرہ ترک کر دینے والے لوگوں کو معاشی اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بات بھی بسا اوقات اسلام قبول کرنے اور باطل کا ماحول چھوڑنے میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

کانفرنس میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں جنہیں کانفرنس کے مجموعی پیغام کے طور پر منظور کرلیا گیا:

یہ کانفرنس دنیا کی تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کے دفاع وتحفظ اور ان حوالوں سے پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کے ازالہ نیز ان کو فروغ دینے والے افکار ونظریات کے رد وتعاقب کے لیے سرکاری سطح پر اقدامات کریں اور اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) اسے اپنی باقاعدہ پالیسی کا حصہ بنائے۔

مسلم ریاستوں میں قران وسنت کے احکام وقوانین کی عملداری اور خلافت اسلامیہ کے قیام کے لیے راہ ہموار کی جائے تاکہ مسلم دنیا اسلامی تعلیمات پر مبنی صحیح اسلامی معاشرہ میں بہرہ ور ہوسکے۔

امت مسلمہ کی وحدت ویکجہتی کے عملی اظہار باہمی تنازعات کو آپس میں طے کرنے اور مسلم دنیا کے مفادات کے عالمی سطح پر تحفظ کے لیے او آئی سی کو متحرک عملی ادارہ کی حیثیت دی جائے۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی میڈیا اور لابیوں کی ثقافتی وفکری یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے میڈیا کے تمام شعبوں میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور تہذیبی روایات پر اقتدار کے تحفظ کی پالیسی اختیار کی جائے اور مسلمان حکومتیں اس کو اپنی ترجیحات میں نمایاں مقام دیں۔

سعودی عرب کی معزز حکومت حرمین شریفین میں منکرین ختم نبوت بالخصوص قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی کو یقینی بنانے کے لیے حج وعمرہ اور ورک ویزے کے درخواست فارم میں عقیدہ ختم نبوت کی حلف نامے کا اضافہ کرے اور نگرانی کے نظام کو مزید مؤثر بنائے۔

افریقی ریاست انگولا میں مبینہ طور پر اسلام کی عبادات پر پابندی اور متعدد مساجد کا انہدام قابل مذمت ہے۔ اوائی سی اس کا نوٹس لے اور ان اقدامات کی واپسی کے لیے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرے۔

کیپ ٹاؤن سے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے مندوبین کی واپسی سے قبل مسلم جوڈیشل کونسل جنوبی افریقہ کے ہیڈ آفس میں ان کے اعزاز میں ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کونسل کے صدر الشیخ احسان ہندرکس نے مندوبین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے اجتماعات کی ضرورت بڑھتی جارہی ہے اس لیے کونسل کی کوشش ہوگی کہ ایسے اجتماعات وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہیں۔

انہوں نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں تاریخی مقدمہ کا ذکر کیا اور اس میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی دلچسپی اور کردار کا بطور خاص حوالہ دیا انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے اس تاریخی مقدمہ میں یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ چونکہ کسی فرد یا گروہ کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینے کی اتھارٹی صرف علماء اسلام ہیں۔ اس لیے علمائے اسلام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہی صحیح فیصلہ ہے، انہوں نے کہا کہ ہمیں جنوبی افریقہ میں قادیانیت کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے عقائد کے تحفظ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ناموس کے دفاع کا مسئلہ بھی درپیش ہے جبکہ رفض وتشیع کے مسلسل فروغ سے اس خطرہ کا اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس لیے ہم انڈیا اور پاکستان کے علمائے کرام سے اس سلسلہ میں بھی رہنمائی اور تعاون کی توقع رکھتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جمہوریت، آزادی اور حقوق کا جدید فلسفہ اپنے ساتھ جو فتنے لا رہا ہے، ان کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، کیونکہ جمہوریت اور انسانی حقوق کی آڑ میں بہت سے اعتقادی، فکری اور ثقافتی فتنے ہمارے معاشرے میں پھیل رہے ہیں اس لیے علمائے اسلام کو ہر جگہ اس صورتحال پر نظر رکھنا ہوگی کہ مسلمانوں کو ان فتنوں سے بچانے کے لیے محنت کرنا ہوگی۔

مسلم جوڈیشل کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالخالق علی، مولانا محمد یوسف کران اور الشیخ ریاض فتار نے بھی اس موقع پر اظہار خیال کیا وہ مشترکہ دینی، علمی اور ثقافتی معاملات میں باہمی تعاون اور اس طرح کی اہمیت پر زور دیا مندوبین کی طرف سے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج اور اہل سنت پاکستان کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے اور میزبانی اور اکرام پر مسلم جوڈیشل کونسل کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ ہمارا یہ باہمی تعاون آئندہ بھی دینی اور ملی مقاصد کے لیے جاری رہے گا۔ اس موقع پر مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے تجویز پیش کی کہ قادیانیت اور رفض وتشیع کے حوالہ سے تربیتی کورسز کی ضرورت ہے اس کے لیے جنوبی افریقہ کے منتخب علمائے کرام کو پاکستان اور انڈیا کے علمی اداروں میں بھجوایا جائے یا وہاں سے ان شعبوں کے ماہرین کو یہاں بلا کر تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

کیپ ٹاؤن سے علماء کرام کا وفد سعودی عرب، انڈیا اور پاکستان کے 20 کے لگ بھگ افراد پر مشتمل تھا، 3 دسمبر کو جوھانسبرگ کے قریب لوڈیم کے مقام پر پہنچا جہاں جمعیت علماء جنوبی افریقہ کے صدر بزرگ عالم دین مولانا عباس علی جناح کا ادارہ اور رہائش ہے اس روز وہاں جمعیت کے سرکردہ علماء کرام کا ایک مشاورتی اجلاس تھا جس کی ایک نشست میں ہماری شرکت ہوئی جبکہ ہم 4 دسمبر 2013ء کو جوہانسبرگ دارالعلوم زکریا میں پہنچ گئے اور جمعیت علماء جنوبی افریقہ کے تعاون سے منعقد ہونے والے ''انٹرنیشنل ختم نبوت سیمینار'' میں شریک ہوئے۔

ترغیب وآداب ادائیگی زکوٰۃ

حضرت مولانا مفتی انیس احمد المظاہری زِیدمجدہٗ

اللہ جل شانہ نے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کا سردار بنایا اور سب سے زیادہ عزت سے نواز کر انواع واقسام کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے بالخصوص صرف ایک نعمت ایسی ہے جس سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے وسیلہ سے صرف مسلمانوں ہی کو مالا مال فرمایا ہے۔ اس کے ثمرات سے مسلمان ہی دنیا وآخرت میں نفع حاصل کرتا ہے۔ وہ ایمان اور اسلام کی نعمت عظمیٰ ہے۔

ایمان واسلام کی اہمیت کو لوگوں کے دلوں میں اجاگر کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے اس نعمت کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) اللہ نے مال واسباب دیے ہوں تو حج کرنا۔ جہنم سے نجات اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے اللہ جل شانہ کی توحید واُلوہیت و نبی کریم ﷺ کی صداقت ورسالت کی صدق دل سے گواہی، صحت وبدن کی نعمت کی قدردانی وشکرانہ کے لیے نماز، روزہ اور مال کی نعمت کے شکرانہ، پاکیزگی کے لیے زکوۃ اور جان ومال میں خیر وبرکت وشکرانہ کے لیے حج کرنے کا اللہ جل شانہ نے تمام مسلمان بندوں کو ذمہ دار ومکلف بنایا ہے۔ ان اعمال واحکام کے ادا کرنے سے مسلمان کی جان ومال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ کے ساتھ ایمان والوں کا مال ومنال محفوظ بھی رہتا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ جل شانہ کا قرب ورضاء بھی حاصل ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (۱) زکوۃ اسلام کا بہت بڑا پل ہے۔ (۲) جو شخص زکوۃ اداء کردے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔ (۳) فرمایا کہ مالوں کو زکوۃ کے ذریعہ سے محفوظ بناؤ یعنی صحیح طور پر زکوۃ اداء شدہ مال عذاب وہلاکت سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تین کام کرلے اس کو ایمان کا مزہ آجائے۔ (الف) صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرے (ب) اللہ کے سوا کسی کو الٰہ نہ جانے۔ (ج) ہر سال خوش دلی سے زکوۃ اداء کرے۔ (بوجھ نہ سمجھے)

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے مکان فروخت کیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اس کی قیمت کو احتیاط سے اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں رکھ دینا''۔ اس نے عرض کیا کہ ''اس طرح کنز (خزانہ) جس کے بارے میں قرآن کریم میں وعید آئی ہے، ''وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ''..... (سورۃ التوبہ: آیت 34) یعنی ''اور جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں، اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، اُن کو ایک دردناک عذاب کی ''خوشخبری'' سنادو۔'' میں داخل نہ ہوجائے گا؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جس مال کی زکوۃ ادا کردی جائے وہ کنز میں داخل نہیں ہوتا۔'' حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فرمان عالی ہے کہ ''مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو۔ میں اس کی زکوۃ ادا کرتا رہوں اور اس میں اللہ جل شانہ کی اطاعت کرتا رہوں۔

تمام فرائض کی ادائیگی کا طریقہ، معیار اور مقدار نیز حکم اور الغرض اس سے متعلق تمام احکام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی سہولت کے لیے بہت ہی واضح اور آسان انداز میں بیان کردیے ہیں۔

ہم مسلمانوں کو چاہیے اپنے فرائض کو اس طریقہ کے مطابق ادا کریں، زکوۃ بھی اپنے اموال تجارت اور سونے، چاندی کا صحیح حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد ادا کریں۔ عموماً محض اندازہ سے کل مال کی زکوۃ ادا نہیں ہوتی بلکہ کچھ زکوۃ باقی رہ جاتی ہے اور جتنی مقدار ذمہ میں رہ جائے گی، وہ بقیہ کل مال کے ہلاک کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور فریضہ کی وہ مقدار بھی ذمہ واجب الاداء رہے گی جیسا کہ علماء امت نے لکھا ہے اور پھر بقیہ مال کی زکوۃ ادا نہ کرنے کا گناہ علیحدہ ذمہ ہوگا۔ اللہ کریم غفلت ومعصیت سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد حرام، کعبۃ اللہ وحطیم میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی نے تذکرہ کیا کہ فلاں، فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہوگیا۔ سمندر کی موج نے ان کے مال کو ضائع کر دیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ نے قرآن کریم میں کامیاب ایمان والوں کی صفات کے بیان میں زکوۃ ادا کرنے والے مؤمنین کو بھی ذکر فرمایا ہے۔

قابل صد احترام مسلمان بھائیو! اللہ جل شانہٗ نے ہم مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اپنا پسندیدہ و پاکیزہ نظام معاشرت و معیشت عطا فرمایا ہے۔ اس نظام کی خوبی و تاثیر یہ ہے کہ اگر کافر بھی اس کو اختیار کرلے تو وہ دنیا میں اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھائے اور مسلمان کے لیے تو دنیا کی خیروں، ترقیات کے ساتھ آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابیاں ہر نوع کی ترقیات کے علاوہ اللہ کریم کی سب سے عظیم نعمت رضاء وقربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ہم مسلمانوں کی ماضی بے نہایت روشن، خوشحال تھی مسلمان اپنی معیشت وتجارت زراعت وغیرہ میں اللہ کریم کے احکام پورے کرنے والے تھے۔

پہلا واقعہ:..... ماضی کی خوشحالی کی ایک جھلک تاریخ کے اس واقعہ میں دیکھی جاسکتی ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص دس ہزار اشرفیاں لیکر مدینہ طیبہ کی گلیوں میں چکر لگاتا اور گھر گھر جا کر رات بھر دستک دیتا ہے کہ کوئی ضرورت مند اس رقم کو قبول کر کے اپنی ضرورت پورا کرلے۔ مگر جس دروازہ پر پہنچتا ہے وہاں سے جواب ملتا ہے ''أَنَاغَنِیٌّ لَا حَاجَةَ لِیْ'' کہ اللہ کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے، ضرورت مند نہیں ہوں۔ پوری رات گزر گئی اور کوئی قبول کرنے والا نہیں، مجبور ہو کر صبح کو امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کر دی اور مکمل صورتحال سے مطلع کیا۔ پھر یہ رقم بیت المال میں داخل کر دی گئی۔

دوسرا واقعہ:..... برکۃ العصر قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے سنایا ''ضلع سہارنپور میں بہٹ سے آگے جہاں حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمہ اللہ کا قیام ہوتا تھا۔ انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں جن میں ان کے کاروباری دفتر تھے اور مسلمان ملازمت کیا کرتے تھے۔ انگریز خود دیگر بڑے شہروں کلکتہ، دہلی میں رہتے، آمد و رفت رہتی، ایک مرتبہ اس کے قریب جنگل میں آگ لگی اور اور اکثر لگتی رہتی تھی تقریباً سب کوٹھیاں جل گئیں۔ ایک کوٹھی کے ملازم نے اپنے افسر کو دھلی جا کر اطلاع دی کہ سب کوٹھیاں جل گئیں اور آپ کی کوٹھی بھی جل گئی۔ وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا، سننے کے بعد بھی اطمینان سے لکھتا رہا، ملازم نے دو، تین مرتبہ کہا حضور سب کچھ جل گیا۔ اس انگریز افسر نے بہت ہی لاپرواہی سے کہا کہ میری کوٹھی نہیں جلی، میں تو مسلمانوں کے طریقہ پر مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں، اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ملازم تو اپنی ذمہ داری نبھانے اور جواب دہی کے خوف سے گیا کہ مالک کہے گا تم نے خبر ہی نہ دی۔ مگر ملازم اس کا جواب سن کر واپس آ گیا۔ آ کر دیکھا تو واقع اس کی کوٹھی نہیں جلی۔

ہم مسلمانوں کے لیے بڑی عبرت کا قصہ ہے کہ دیکھئے اس غیر مسلم انگریز کو زکوٰۃ کے فائدے پر کیسا یقین تھا۔

ادائیگی زکوٰۃ کے آداب:

اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کے آداب میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ ان کے اہتمام سے عمل میں اخلاص اور خشوع وخضوع پیدا ہو جاتا ہے جو درحقیقت ہر عمل کی روح اور جان ہے جس کی برکت سے وہ عمل اللہ جل شانہ کی پاک بارگاہ میں شرف قبولیت پالیتا ہے۔

برکۃ العصر مخدوم العالم قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ واعلیٰ اللہ مراتبہ نے حضرت امام غزالی قدس سرہٗ کی ''احیاء العلوم'' کے حوالہ سے ''فضائل صدقات'' میں تفصیل سے زکوٰۃ کے آداب کو ذکر کیا ہے۔

بقیہ صفحہ 18

بدعات رجب شریعت کے آئینہ میں

انتخاب:
مولانا قاری محمد رفیق مدظلہٗ

ماہ رجب کے حوالے سے بہت سی بدعات اور منکرات پیدا ہو چکی ہیں اور بدعات اور منکرات کے مل جانے سے ایک مستحب عمل بھی گناہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے اس لیے ان بدعات و منکرات کو پہچان کر ان سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی بچانا چاہیے۔

زمانۂ جاہلیت میں بھی اس مہینے میں بعض رسمیں انجام دی جاتی تھیں، شریعت نے ان کو ختم کر دیا اور آج بھی اس مہینے کی نسبت سے کئی رسمیں لوگوں میں رائج ہیں..... ماہ رجب میں جانور کا پہلا بچہ پیدا ہو تو اسے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام پر گیارھویں کے لیے مخصوص کر دیتے ہیں یا کسی دوسرے بزرگ کے نام کر دیتے ہیں اور پھر ان بزرگوں کے عرس وغیرہ کے موقع پر اس کو پیش کرتے ہیں۔ بعض لوگ رجب کے مہینے کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں یعنی یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ زکوٰۃ رجب کے مہینے میں ادا کرنی چاہیے، جبکہ شرعی اعتبار سے زکوٰۃ کے واجب ہونے کا تعلق سال کے پورا ہونے سے ہے، اگر کسی کی زکوٰۃ کا سال رجب کے مہینے سے پہلے پورا ہو رہا ہو اور وہ اس وقت زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور رجب کے انتظار میں رہتا ہے لیکن رجب آنے سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو وہ گناہ گار ہو کر فوت ہوگا اور اس کے ذمہ زکوٰۃ کا فریضہ باقی رہے گا۔ بعض علاقوں میں سورۂ ملک مخصوص طریقے پر، مخصوص قسم کی روٹیوں پر پڑھی جاتی ہے اور پھر ان روٹیوں کو برکت کا ذریعہ اور تبرک سمجھ کر تناول کیا جاتا ہے۔ اس رسم کا بھی قرآن و حدیث، صحابہ کرام اور فقہائے عظام سے کوئی ثبوت نہیں ملتا..... بعض علاقوں میں 22 رجب کی رات میں بعض عورتیں نہا دھو کر باوضو ہو کر بڑے اہتمام کے ساتھ میدہ، گھی، شکر، دودھ اور میوہ جات کے خاص تناسب سے پوریاں بناتی ہیں اور پھر ان کو مٹی کے کونڈوں میں بھر کر کسی صاف چادر وغیرہ پر رکھ کر ایک منظوم کتاب پڑھواتی ہیں جس کا نام داستانِ عجیب ہے۔ بعض عورتیں اسے بی بی فاطمہؓ اور بی بی فاطمہؓ کی صحنک کا نام دیتی ہیں۔ یہ بھی بالکل من گھڑت اور خلافِ شریعت رسم ہے۔ یہ رسم حضرت فاطمہؓ کی نام کی نذر و نیاز اور ان کے نام کی من گھڑت کہانی پڑھ کر ہوتی ہے اور کونڈوں کی مروجہ رسم حضرت جعفر صادقؒ کے نام کی نذر و نیاز کے ساتھ اور بعض اوقات ان کے نام کی من گھڑت کہانی پڑھ کر ہوتی ہے۔ ان دونوں رسموں کا آغاز اہلِ روافض سے ہونا ہی واضح ہوتا ہے۔

آج کل رجب کے مہینے میں 22 تاریخ کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ کونڈوں کی رسم انجام دی جاتی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت جعفرؒ اس رسم کے کرنے کا حکم فرمایا اور اس رسم کو انجام دینے والے کی منت پوری ہونے کی ذمہ داری قبول کی تھی اور 22 رجب حضرت جعفرؒ کی ولادت کا دن ہے، اس لیے یہ دن بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے حالانکہ 22 رجب حضرت جعفرؒ کی نہ ولادت کا دن ہے اور نہ وفات کا۔ آپؒ کی ولادت 8 رمضان المبارک اور وفات شوال کے مہینے میں ہوئی اور نہ آپؒ نے اس رسم کے کرنے کا حکم فرمایا ہے اور نہ کہیں اس کا حوالہ ملتا ہے۔

کونڈوں کی رسم کے ناجائز ہونے کا فتویٰ:..... حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں، رجب کے کونڈوں کا کوئی ثبوت نہیں، یہ گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ تبارک پڑھنے اور پڑھانے کا طریقہ بھی شریعت سے ثابت نہیں۔ رجب کے مبارک مہینے میں ہونے والی تمام بدعات خلافِ شرع ہیں ان کی کوئی اصل نہیں۔ مذہب اہل وسنت والجماعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں..... گذشتہ تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ 22 رجب کے کونڈے کرنا شرعاً جائز نہیں ان میں شرکت کرنا اور کسی طرح سے لوگوں کو ترغیب دینا بھی گناہ ہے۔ اگر یہی مال جو کونڈوں کی رسم میں خرچ کیا جاتا ہے کسی صحیح دینی مصرف میں لگایا جائے تو دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔ اگر غیر اللہ کو نفع و نقصان کا مالک سمجھ کر اس کو راضی کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے یہ رسم کی گئی تو اس کا کھانا بھی حرام ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں ان رسومات و منکرات سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے اور دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے کامل نجات والی زندگی عطا فرمائے اور صحابہ کرامؓ کے مبارک اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

مناقب شیخ الاسلام شیخ العرب والعجم رحمۃ اللہ علیہ

دوسری قسط

ترتیب: محمد طاہر قاسمی دھلوی ابن حضرت مولانا قاری دین محمد صاحب قاسمی اُٹاوڑی میواتی ثم دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

جنگِ آزادی میں شرکت وانہماک کے باعث شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کو متعدد مرتبہ کئی کئی سال تک جیل میں رہنا پڑا۔ آپؒ کی زندگی کے تقریباً آٹھ سال قیدِ فرنگ میں گزرے۔ آپؒ جہادِ حریت کے صفِ اوّل کے قائدین میں سے تھے اور آپؒ نے ملک کی آزادی کے لیے قید وبند کی بے انتہا صعوبتیں برداشت کیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے آپؒ نے قوم وملت کی بیش بہا خدمات انجام دیں اور ملت اسلامیہ ہند کی اس عظیم الشان جماعت کی تاعمر قیادت فرمائی۔

دارالعلوم دیوبند میں مسندِ صدارت پر:..... 1346ھ مطابق 1927ء میں جب حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الحدیث کے منصب سے علیحدگی اختیار کرکے ڈابھیل منتقل ہوگئے تو آپؒ کے سوا دارالعلوم دیوبند میں کوئی ایسی شخصیت موجود نہ تھی جو دارالعلوم دیوبند کی اس مہتم بالشان جگہ کو اس کے شایانِ شان پُر کرسکے، اس لیے اکابر کی نظرِ انتخاب آپؒ ہی پر پڑی۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ نے آپؒ کو دارالعلوم دیوبند آنے کی پیشکش کی، آپؒ نے پہلے تو صاف انکار فرمایا، مگر حضرت مہتمم صاحب کے اصرارِ پیہم پر 1346ھ مطابق 1927ء میں دارالعلوم دیوبند کا منصبِ صدارت اِس شرط پر قبول فرمایا کہ جنگِ آزادی کی تحریک میں حصہ لیتے رہیں گے۔ حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند اور دیگر ذمہ داروں نے آپؒ کی جملہ شرطیں قبول کرتے ہوئے آپ کو دارالعلوم دیوبند کی مسندِ صدارت سونپ دیا جو دارالعلوم دیوبند کے لیے نیک فال ثابت ہوا۔ اِس اعلیٰ منصب پر حضرت مدنی رحمہ اللہ 32 سال تک فائز رہے۔ اِس عرصہ میں علم وعرفان کی وہ بارش ہوئی جس سے دنیائے اسلام میں بہار آگئی، مشرق سے مغرب تک کے بے شمار تشنگانِ علوم اس بحرِ معرفت سے سیراب ہوئے۔ آپؒ کے زمانۂ صدارت میں طلبہ کی تعداد میں دوگنے سے بھی زیادہ اضافہ ہوا اور خاص طور پر دورۂ حدیث کی جماعت میں یہ اضافہ تین گنے سے بھی متجاوز ہوگیا۔ 1346ھ سے 1377ھ تک 32 سال کی مدت میں آپؒ کے زمانۂ صدارت میں 4483 طلبہ نے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ آپؒ کا درسِ حدیث مضامین کے تنوع اور جامعیت کے لحاظ سے دنیائے اسلام میں اپنی نوعیت کا واحد درس سمجھا جاتا تھا، چنانچہ اس کی عظمت، شہرت اور کشش سال بسال طلبہ کی تعداد میں اضافے کا موجب ہوتی رہی۔ حدیث نبوی ﷺ میں آپؒ کا تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے اور برِصغیر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کے شاگرد موجود نہ ہوں۔ برِصغیر کے مدارس میں مسندِ حدیث پر فائز سربرآوردہ علماء کرام میں اکثر کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ جس طرح آج دنیائے اسلام میں دارالعلوم دیوبند کو علومِ نبویہ ﷺ کی تعلیم میں طغرائے امتیاز حاصل ہے اس طرح آپ کا علمی فیض بھی امتیاز خاص رکھتا ہے۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا دورِ تابناک دارالعلوم دیوبند کی انتہائی ترقی اور شہرت کا زمانہ تھا۔ شاید ہی کوئی ادارہ ایسے مجمع المحاسن انسان سے اتنے دنوں تک فیضیاب ہوا ہو۔ دارالعلوم دیوبند کی وہ بہارِ رفتہ جو اس پیکر سنت مُحدّث کے دور میں گزری ہے، لوٹ کر نہیں آسکتی۔ آپ رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صفاتِ محمودہ سے نوازا تھا، شریعت وطریقت کے شیخ وقت کے جلیل القدر مُحدّث، اسلاف کی مکمل تصویر، صحابہؓ کے نمونہ، سُنّتِ نبوی ﷺ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ایک منارۂ ہدایت تھے۔ رات کے زاہد، دن کے مجاہد، 12 بجے شب تک بخاری شریف کے درس کے بعد طلباء بسترِ استراحت پر اور مجاہد شیخ اپنے رب کے حضور مصلّے پر۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند میں بخاری شریف اور ترمذی شریف کا درس دیتے تھے، دونوں کتابوں کا درس نہایت محقق کے ساتھ ہوتا تھا کہیں کوئی تشنگی باقی نہیں پاتا۔ کمزور ذہن کے طلباء بھی پورے طور پر استفادہ کرتے تھے، آپؒ کی درسگاہ سے کوئی خالی دامن نہیں اٹھتا تھا، جس وقت آپؒ اپنے انوار وبرکات کے ساتھ دارالحدیث میں جلوہ افروز ہوتے تھے وہ منظر بڑا دیدنی ہوتا

تھا، ایک نورانی سماں آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا، معلوم ہوتا تھا ہم خیر القرون کا منظر دیکھ رہے ہیں۔ ابوحنیفۂ وقت، شبلیٔ زمانہ، خلیفۃ الرشید، تلمیذ المحمود، جیسے کوئی گلدستہ ہو جس میں ہر طرح کے پھول لگے ہوئے ہیں۔ درسگاہ کا گہر ریز مُحدّث، خانقاہ کا عطر بیز شیخ رزمگاہ کا قیامت خیز مجاہد۔

یہ تصور اور بھی ایمان ویقین کا ثبوت بنتا تھا کہ وہ مُحدِث اعظم جس نے سترہ سال تک مسجد نبوی ﷺ میں حدیث پاک کا درس دیا ہے اور نہ معلوم کتنے مکی مدنی شامی اور ترکی طلباء نے اس بحرِ ناپیدا کنار سے اپنی تشنگی بجھائی ہے۔ اے زہے نصیب کہ آج وہ ہمارے درمیان جلوہ فشاں ہے۔ اسی خیال میں طالب علم محو ہو جاتا تھا۔

آپ نے مسلمانوں میں غیرت وحمیت زندہ کی اور بے مثال ہمت اور قوت ارادی کے ساتھ درسی وسیاسی دونوں کام انجام دیتے رہے۔

جہادِ حریت کی قیادت:..... حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ ہندوستان کی جہادِ آزادی کے صف اول کے قائدین میں سے تھے۔ آپ کو بجا طور پر جانشینِ شیخ الہندؒ کہا جاتا ہے۔ آپؒ نے حضرت نانوتویؒ اور حضرت شیخ الہندؒ وغیرہ اکابرین کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور جمعیۃ علمائے ہند کے پلیٹ فارم سے ہندوستانی مسلمانوں کی سیاسی قیادت کا فریضہ انجام دیا۔

آپؒ نے ملک کو آزاد کرانے، اس سلسلہ میں قید وبند کی صعوبتیں اٹھانے، قربانیاں دینے اور خلوص واستقامت سے کام کرنے کی ایسی مثال پیش کی جس کی وجہ سے ملت اسلامیہ اس سرزمین پر اعزاز وافتخار کے ساتھ سر اونچا کر کے، نام نہاد دعویداروں کے ساتھ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے، اپنے دین وشریعت اور زبان وتہذیب نیز نظامِ تعلیم میں اپنے تشخص اور اپنی ضرورت کا احساس کرانے کی اہل بن سکی۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی دعائے صبح آگاہی، حضرت نانوتویؒ کی قلبی کیفیات اور حضرت شیخ الہندؒ کی ملکی وملی خدمات نے جو نقش قائم کیا ان کو عملی صورت میں آگے بڑھانے کے لیے آپؒ نے جمعیۃ علمائے ہند کے توسط سے گھر گھر آزادی کا صور پھونکا اور ایک پاک باز اور وفادار مجاہد کی حیثیت سے دینی وملکی خدمات کا ایک لازوال نقش قائم کیا۔ آپ رحمہ اللہ کی انقلابی فکر وعزیمت اور سیاسی بصیرت کا لوہا مخالفین نے بھی مانا۔ ملک کی تقسیم کے جن مضر اثرات کو آپؒ نے اپنی تقریروں میں واضح کیا، آج وہ کھل کر سامنے آگئے۔ خدمت قوم ووطن کے سلسلے میں جتنا عظیم جہاد آپؒ نے کیا ہے اس کی مثال اور نظیر کم ہی مل سکتی ہے۔

تقسیم ہند کے بعد آپؒ نے عملی طور پر سیاست سے علیحدگی اختیار کر لی، اور درس وتدریس، دعوت وارشاد اور تعلیم وتربیت میں مشغول ہو گئے۔ حکومت اور حکومت کے لوگوں سے آپ کا تعلق باقی نہیں رہا، 1373ھ مطابق 1954ء میں صدر جمہوریہ ہند نے آپؒ کو ایک اعزازی عہدہ دینے کی پیشکش بھی کی لیکن آپؒ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا یہ ہمارے اسلاف کے طرز عمل سے میل نہیں کھاتا۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند ہی میں حدیث شریف کا درس دیتے رہے اور ساتھ میں ملک کے طول وعرض میں دورے بھی کرتے رہے، آپؒ اپنے اوقات کے بڑے پابند تھے، راتوں کو جاگ کر اپنے اوراد ووظائف پورے کرتے اور درسی کتابوں مطالعہ کرتے اور پھر پوری بشاشت کے ساتھ درس دیتے، آپؒ آنے والے وفود اور مہمانوں کا اکرام کرتے، سائلوں کا حق ادا کرتے اور مسلمانوں کو دعوت دیتے کہ دین کو مضبوطی سے تھامے رہیں، شریعت اسلامی کے احکام کی پیروی کرتے رہیں، حضور ﷺ کی سُنّتوں پر چلتے رہیں وراللہ کے ذکر کی کثرت اور اصلاحِ حال کرتے رہیں۔ آپؒ کے اندر حد سے زیادہ تواضع تھی، اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کر دیا تھا اور آپ کی محبت ان کے دلوں میں راسخ کر دی تھی، ہر طرف سے لوگ آپ کی خدمت میں تنہا بھی اور گروہوں کی شکل میں بھی حاضر ہوتے تھے اور اسی طرح اپنے یہاں بلانے والوں کے دعوت ناموں کا بھی آپ کے پاس ڈھیر لگا رہتا تھا، جن کو آپ بڑی خوش دلی سے قبول کر لیتے تھے اور مشقتیں اٹھا کر وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ جمعیۃ علمائے ہند آپؒ کی محبوب جماعت تھی جس کے ساتھ آپ ہمیشہ وابستہ رہے۔ 1940ء میں جمعیۃ علمائے ہند کی صدارت آپ کے سپرد ہوئی، جو 1957ء یعنی آپ رحمہ اللہ کی وفات تک باقی رہی۔ سترہ سال تک یہ علماء کی جماعت آپؒ کی صدارت میں اپنے کام کو سرانجام دیتی رہی۔ (جاری ہے)

پیکر رشد و ہدایت حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ.....ایک عہد ساز شخصیت

تحریر: مولانا مجیب الرحمن انقلابی

عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت اور انٹرنیشنل ختم موومنٹ کے سابق مرکزی امیر فضیلۃ الشیخ حضرت اقدس مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کسی تعارف کی محتاج نہیں.....آپؒ بیک وقت، محدث، فقیہہ، عالم باعمل شیخ طریقت، تصوف وسلوک کے مقتداء و پیشوا، کامیاب مدرس، محافظ ختم نبوت، زہد وتقویٰ، اخلاص وللّٰہیت اور علم وعمل کے پیکر اور زاہد شب بیدار، فیاض وسخی، حلیم وبردار، شیخ ومربی اور مرشد کامل تھے.....اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہزاروں لوگوں کی ہدایت اور تزکیہ نفس کا ذریعہ بنایا اور پاکستان اور سعودی عرب سمیت پوری دنیا میں آپ کو یکساں محبوبیت و مقبولیت عطا فرمائی.....اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو اُمت مسلمہ کے لیے تڑپنے والا دل اور برسنے والی آنکھیں عطا فرمائی تھیں۔ آپؒ مستجاب الدعوات تھے.....۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے ساتھ بھی آپ کو خصوصی تعلق تھا جب بھی خانقاہی واصلاحی دورہ پر پاکستان تشریف لاتے تو جامعہ اشرفیہ لاہور میں مہتمم حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہ اور دیگر اساتذہ وعلماء سے خصوصی ملاقات کے علاوہ دورۂ حدیث کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ان کو اجازت حدیث اور خصوصی دعاؤں سے نوازتے۔ آپؒ کی تمام زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، تحریر وتصنیف، دعوت وتبلیغ دینی مدارس و مساجد اور خانقاہوں کے قیام، دینی و مذہبی جماعتوں کی سرپرستی، اشاعت اسلام اور قادیانیت سمیت دیگر فتنوں کے خلاف آئین وقانون کے دائرے میں رہتے ہوئے جدوجہد میں گزری۔ آپ رحمہ اللہ 1946ء میں امرتسر ہندوستان میں پیدا ہوئے آپؒ کا خاندان نصف صدی قبل کشمیر سے آکر یہاں آباد ہوا تھا، پاکستان بننے کے بعد آپؒ کا خاندان (لائلپور) فیصل آباد منتقل ہوگیا۔ 1953ء میں آپؒ کے والد کو ملک عبدالحق مکیؒ کو سعودی عرب کی شہریت مل گئی جس کے بعد آپؒ اپنے والد کے ہمراہ گھر کے دیگر افراد کے ساتھ سعودی عرب منتقل ہوگئے.....سعودی عرب میں آپؒ نے ابتدائی عصری تعلیم حاصل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں قائم عالم اسلام کے عظیم دینی ادارہ مدرسہ صولتیہ اور دیگر دینی مدارس میں اپنی دینی تعلیم حاصل کی اور پھر مکہ مکرمہ سے سہارنپور (ہندوستان میں آکر) مدرسہ مظاہر العلوم میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اور دیگر نامور علمی شخصیات سے موقوف علیہ اور دورۂ حدیث کی کتب پڑھ کر امتیازی نمبروں اور نمایاں پوزیشن کے ساتھ سند فراغت حاصل کرتے ہوئے عالم دین کے منصب پر فائز ہوگئے۔ اس سے قبل آپؒ کے والد ملک عبدالحق مکیؒ اور خاندان کے دیگر افراد تبلیغی جماعت کے عظیم راہنما اور تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) جیسی شہرہ آفاق کتاب کے مصنف شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے بیعت ومرید اور سعودی عرب میں ان کے مستقل میزبان بھی تھے اس لیے دورانِ تعلیم ہی آپؒ کو بھی حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے ساتھ ایک قلبی محبت اور تعلق تھا جس کی وجہ سے آپؒ دوران تعلیم ان کے خادم خاص اور مرید تھے، بعد میں حضرت مولانا محمد زکریاؒ نے آپؒ کے اخلاص وللّٰہیت، زہد وعبادت اور تقویٰ کو دیکھتے ہوئے نوجوانی میں ہی آپؒ کو اپنی خلافت سے نوازا۔ اس دوران آپؒ نے اپنے شیخ ومربی حضرت مولانا محمد زکریاؒ کی ہدایت پر امریکا، جاپان، افریقہ، بنگلہ دیش اور دیگر کئی ممالک کے تبلیغی وخانقاہی اسفار کیے اور پھر یہ سفر آپؒ کی زندگی کا ایسا حصہ بنے کہ آپؒ کو موت بھی تبلیغی وخانقاہی سفر کے دوران ساؤتھ افریقہ میں آئی۔

تعلیم سے فراغت کے بعد آپؒ نے واپس مکہ مکرمہ میں آکر مدرسہ صولتیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوکر حدیث کے اسباق پڑھانا شروع کردیے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے خلافت ملنے کے بعد آپؒ اپنے شیخ کے رنگ میں ایسے رنگے کہ پھر آپؒ بھی لوگوں کا تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کرکے لاکھوں لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔ آپؒ اپنے شیخ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے ساتھ سفر و حضر میں ساتھ رہتے اور رمضان المبارک میں اعتکاف ان کے ساتھ ہوتا۔ وفات سے قبل آپؒ نے راقم الحروف کا شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی شخصیت وخدمات پر اخبارات کے لیے لکھے گئے ایک مضمون کا بالاستعاب مطالعہ کرتے ہوئے اس کی تصحیح واضافہ فرمایا اور اس کی

اشاعت کے بعد خوب دُعاؤں سے نوازا۔ آپؒ نے اپنے شیخ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی تصنیف کردہ کتب کو بڑے اہتمام کے ساتھ شائع اور عام کرتے رہے، بالخصوص ''کنز المتواری شرح بخاری'' 24 جلدوں میں جو کہ عربی زبان میں ہے اس کو بھی حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ نے اپنی نگرانی میں انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کر کے عرب ممالک سمیت پوری دنیا میں عام کیا۔ مولانا عبدالحفیظ مکیؒ فرماتے تھے کہ میرے شیخ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ اپنے متعلقین سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اب ہمتیں کمزور ہوگئی ہیں ہر شعبہ میں کوئی شخص کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا اپنے لیے طبیعت ومزاج اور ضرورت وحالات کے لحاظ سے دین کا ایک شعبہ متعین کرلے اور بقیہ شعبوں کے اکابرین اور مخصوصین سے تعلق ومحبت کو باقی رکھیں اس سے ان شاء اللہ الرجل مع من احب کے تحت سب ہی شعبوں کی برکات اور آخرت میں ان کا ساتھ نصیب ہوگا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ ایسے آفتاب ومہتاب تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ، سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا ضیاء القاسمیؒ، مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج جیسے روشن ستارے عطاء فرمائے جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، نسل نو کے ایمان کی حفاظت اور فتنہ قادیانیت کو پوری دنیا میں بے نقاب کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کیا۔ آپؒ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے بانی اور پہلے امیر تھے جس کی منظوری مکہ مکرمہ میں خواجۂ خواجگان قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس اللہ سرہٗ نے دی اس موقع پر مسجد الحرام بیت اللہ کے مدرس شیخ حرم فضیلۃ الشیخ مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے موجودہ مرکزی امیر فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ حفظہ اللہ اور میاں فضلِ حق احراری (مرحوم) بھی موجود تھے۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے پہلے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد خیر مکی حجازی، امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ، مشیر امیر مرکزیہ فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ حفظہ اللہ، نائب امیر اوّل خطیب یورپ و ایشیاء حضرت مولانا ضیاء القاسمیؒ، نائب امیر دوم ڈاکٹر احمد علی سراج، مرکزی سیکرٹری جنرل سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمدؒ چنیوٹی، ڈپٹی سیکرٹری جنرل قاری محمد طیب عباسی جب کہ انٹرنیشنل ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا محمد امداد اللہ قاسمی اور علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ شعبہ تالیفات وتصنیفات کے ذمہ دار و نگران اعلیٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔ یہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ اور اکابرین کی ہی دعاؤں کی برکت ہے کہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے سابق مرکزی امیر فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ، سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور مولانا ضیاء القاسمیؒ اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے موجودہ مرکزی امیر فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ حفظہ اللہ کی کوششوں اور محنتوں سے یہ جماعت قلیل عرصہ میں پاکستان سمیت پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے..... حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کی وفات کے بعد امام کعبہ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس کی خواہش اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا مرکزی امیر منتخب کیا گیا جبکہ مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ زید مجدہٗ نے جماعت کے ذمہ داران سے مشاورت کے بعد مولانا مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کے بیٹے صاحبزادہ مولانا عبدالرؤوف مکی مدظلہ کو مرکزی نائب امیر منتخب کیا گیا۔

1974ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران جہاں قادیانیوں کو پارلیمنٹ کے اندر غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ اور بطل حریت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے دیگر اکابرین کے ساتھ بے مثال اور روشن کردار ادا کیا وہاں پارلیمنٹ سے باہر حضرت مولانا یوسف بنوریؒ نے تحریک ختم نبوت کی قیادت کرتے ہوئے کامیاب عوامی تحریک چلائی..... اسی طرح سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے جہاں پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے بے مثال جدوجہد کی اور قادیانیوں سمیت سینکڑوں غیر مسلموں نے آپؒ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا وہاں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے قادیانیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا، مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی ہی ہدایت پر مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے سعودی عرب کا دورہ کیا اور وہاں سعودی علماء اور رابطہ عالم اسلامی کی اہم شخصیات سے ملاقات کر کے ان کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرتے ہوئے قادیانیت کے کفر کا فتویٰ حاصل کیا جو کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے میں معاون ثابت ہوا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے پنجاب میں ربوہ کا نام تبدیل کرا کے سرکاری سطح پر ''چناب نگر'' منظور کروانے میں بنیادی اور تاریخی کردار ادا کیا۔

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ نے 1985ء میں لندن میں پہلی ''انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس'' کی کامیابی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہوئے لندن اور پاکستان میں اس کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا اور لندن کانفرنس میں تاریخی خطاب کیا۔ آپؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، انٹرنیشنل ختم موومنٹ ورلڈ کے موجودہ مرکزی امیر فضیلۃ الشیخ مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ مدظلہ، حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ اور علامہ خالد محمودؒ کے ہمراہ ملک و بیرون ملک کئی اسفار کیے۔ آخر کار ساؤتھ افریقہ کے ایک تبلیغی و اصلاحی سفر کے دوران ڈربن جاتے ہوئے ہوائی جہاز میں طبیعت خراب ہونے کے بعد ہسپتال میں انجوگرافی کے دوران حرکتِ قلب بند ہونے سے 16 جنوری 2017ء کو انتقال کر گئے، انتقال کے وقت آپؒ کی زبان پر قرآن کی آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ الرَّحِيمِ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ورد تھا۔ آپؒ کی پہلی نماز جنازہ ساؤتھ افریقہ میں ادا کی گئی اور دوسری نماز جنازہ مدینہ منورہ مسجد نبوی ﷺ شریف میں امام فضیلۃ الشیخ صلاح البدیر حفظہ اللہ نے پڑھائی جس میں حضرت مولانا عبدالحفیظ مکیؒ کے بیٹوں، بھائیوں، عزیز و اقارب اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ، مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، امیر پاکستان مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان مولانا قاری محمد رفیق وجھوی مدظلہم اور دیگر قائدین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں آپؒ کو جنت البقیع میں جہاں صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ اور ازواجِ مطہراتؓ مدفون ہیں وہاں آپؒ کو آپ کے پیرومرشد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے قریب دفن کر دیا گیا، آپؒ کی وفات سے رشد و ہدایت اور تصوف و سلوک کا ایک روشن سورج غروب ہو گیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بقیہ: عظیم الشان ایک ماہی ختم نبوت کورس کا انعقاد:.....

چوتھی نشست 25 دسمبر 2025: بسلسلہ تکمیل کورس تقسیم اسناد ''تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس'' انعقاد پذیر ہوئی۔

کانفرنس کا آغاز جامعہ محمدیہ کے ہونہار طالب علم حافظ محمد غازی بن مولانا عقیل احمد نقشبندی صاحب کی تلاوت سے ہوا۔

ثناء خوانِ مصطفیٰ ﷺ حافظ محمد فرمان معاویہ صاحب، حضرت مولانا محمد جعفر ضیاء صاحب اور تحصیل چونیاں کے امیر مولانا عمران صاحب نے اپنی مسحور کن آواز میں ھدیۂ نعت پیش فرمایا۔

کانفرس کے شرکاء سے گفتگو میں مولانا محمد امجد شاکر صاحب نے ختم نبوت کے محاذ پہ صحابہؓ و اکابرین امت کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔..... بعد ازاں حضرت مولانا محمد عمر حیات مدظلہ نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و مشنِ ختم نبوت کی فضیلت پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کے تاجِ ختم نبوت کی چوکیداری کی خاطر خود کو ہر وقت ہر طرح کی محنت کیلیے پیش پیش رہنا چاہیے، مزید کورس کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اختتامی نشست میں حضرت مولانا فلک شیر صاحب نے ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔ پھر پیر طریقت خطیب اسلام مجاھد ختم نبوت داعی اسلام حضرت مولانا قاری محمد رفیق مدظلہ العالی صدر انوار ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان و ڈپٹی سیکرٹری انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان نے انتہائی ولولہ انگیز اور پر تاثیر انداز میں خطاب فرمایا۔ ایمان کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان جان کی حفاظت کی فکر میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے جبکہ جان ایک دن ختم ہونے والی ہے اور ایمان جو سب سے قیمتی اور ہمیشہ کام آنے والی چیز ہے اس کے متعلق ہم غافل ہیں۔

خطاب کے بعد خوش نصیب مجاہدین ختم نبوت شرکائے کورس میں ختم نبوت کورس کی اسناد اور اول دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے تحصیل و ضلعی ذمہ داران کو حضرت مولانا محمد رفیق صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے اعزازی اسناد پیش کی گئیں۔ کورس سے دو سو سے زائد طلباء و طالبات اور عوام الناس نے استفادہ کیا۔ تمام شرکاء نے تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کا عزم فرمایا۔ حضرت مولانا محمد رفیق صاحب کی رقت آمیز دعا سے کورس و کانفرنس اختتام پذیر ہوئی..... ختم نبوت کورس و تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کو حضرت مولانا عقیل احمد نقشبندی صاحب نے پر تکلف ظہرانہ دیا کورس کی کامیابی میں حضرت مولانا عبداللہ کلیم صاحب کی مخلصانہ خدمات قابل تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ قصور کے اُمراء، ذمہ داران و کارکنان کی محنتیں قبول فرمائیں۔ آمین

انجینئر مرزا ہونا کیوں آسان ہے؟

ازقلم: محمد فہیم الدین بجنوری (4 ربیع الاول 1447ھ 28 اگست 2025ء)

تلفیق یعنی مذاہب فقہیہ سے اپنی سہولت کے اقوال منتخب کرنا ''نفس پرستی'' کی بدترین مثال ہے، یہ حرکت دین کو بازیچہ بناتی ہے، دین کی تعبدی حیثیت ثانوی درجہ اختیار کرلیتی ہے اور خواہشات کا آلۂ کار ہونا اولیت میں آجاتا ہے، نظامِ دین انارکی کا شکار ہوجاتا ہے، احکام شرعیہ کی حرمت ختم ہوجاتی ہے اور مسائل کھلونا بن جاتے ہیں۔

دین میں شاپنگ کی یہ بدعت غیر مقلدین نے ایجاد کی، وہ حسبِ منشا چاروں فقہاء پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور ہوائے نفس کی معجون تیار کرلیتے ہیں، انجینئر مرزا اسمارٹ اور اپٹوڈیٹ ہے، اس نے غیر مقلدین کے خمیر کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور تلفیق کی جگہ تخریب کی بنیاد ڈالی، یہ تلفیق سے بھی آسان ہے۔

سب جانتے ہیں کہ مذاہب اربعہ کے مابین بیشتر جزئیات میں اختلاف ہے، ہر فریق نے ردّ کا اہتمام کیا ہے، ہر باب کی بحثیں تیار اور مدوّن ہیں، بحث وتمحیص اور ردوقدح کا مواد صورتِ سمندر ہے، نئے دور کے ابن سبا کی مہم سہل تر ہے، کسی بھی ابن صیاد کو تحقیق میں توانائی صرف کرنے کی ضرورت نہیں، کعبۂ دین منہدم کرنے والے حبشی کو بس اتنا کرنا ہے کہ وہ ہر فریق کے منفی سنگ ریزے اٹھالے اور دوسرے فریق کے سر پر دے مارے، پھر یہی کام عقائد وافکار میں کرے، دیوبند کی ریاضت سے بریلویت کو مات دے اور بریلوی نکات دیوبندیت پر آزمائے، وغیرہ وغیرہ۔

غیر مقلدین کے قواعد سے فقہ، فقہاء اور نظامِ شریعت متأثر ہوا تھا، انجینئر ابن صیاد کی حرکتیں دین کے اعتبار کو مجروح کرتی ہیں، اس کی اچھل کود کا ماحصل یہ ہے کہ فروع میں مذاہب اربعہ اور مذہب غیر مقلدیت، اصول میں اشاعرہ، ماتریدیہ اور اہلِ حدیث، مسلک ومشرب میں دیوبندی، بریلوی اور صوفیا یعنی چودہ صدیوں کے دوران اسلام کا نمائندہ ہر عنوان باطل اور گمراہ ہے۔

جدید دور کے شیاطین ہوشیار ہیں، سیدھی بات نہیں کرتے، ذہنوں کو سنگین اور پرخطر دعوے کی دہلیز تک کھینچ لاتے ہیں، مگر دعویٰ نہیں کرتے، مثال کے طور پر انجینئر ابن صیاد کی دیانت یہ تھی کہ وہ اپنے موقف کی تنقیح میں جملہ اہل اسلام کی تکفیر یا تبدیع واضح الفاظ میں کرتا، پھر ہم نو پید تو ہیں نہیں، چودہ سو سال کا تسلسل اور وراثت ہیں، تو کہنا تھا کہ امت چودہ سو سال سے گمراہ ہے۔

انجینئر کا یہ کہنا کہ حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنابلہ، اشاعرہ، ماتریدیہ، صوفیا، دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث باطل ہیں، اسی کی راست تعبیر یہ ہے کہ دنیا نے صحیح اسلام دیکھا ہی نہیں، جب وہ ''ڈیجے ڈن'' کا نعرہ مارتا ہے تو اسلام محذوف منوی ہوتا ہے، مگر نام دیوبند کا لے گا، اسے موب لنچنگ کا پتا ہے، یا اس کے گروغامدی کو دیکھو، سو باتیں وہ نبوت کی کرتا ہے، رات دن رسول اللہ ﷺ کی تصحیح کرتا ہے؛ مگر دعویٰ نہیں کرتا، مرزا قادیانی کا انجام جو سامنے ہے۔ جملہ مذاہب فقہیہ اور مسالکِ فکریہ حقہ میں بعض باتیں پیچیدہ ہیں، عام فہم سے بالا ہیں، یا مستدلات باریک ہیں، پبلک سطح پر ان کی اطمینان بخش تقریر ممکن نہیں، بسا اوقات ایک مسئلہ سند میں کم تر ہوتا ہے، مگر شواہد میں حاوی رہتا ہے، ایسے مواقع پر قوی الاسناد میں تاویل ناگزیر ہو جاتی ہے، انجینئر ابن صیاد جیسے لوگ ان کمزور پہلوؤں کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور عوام کو روایت کے خلاف اکساتے ہیں۔

مذاہب کی انجینئرنگ ان کی تلفیق سے بڑا گناہ ہے، تلفیق میں بہ ہر صورت عمل مقصود ہوتا ہے، انجینئرنگ میں تخریب مدنظر ہوتی ہے، تبرا اور بیزاری محورِ انجینئرنگ ہے تو عمل یا مثبت نتیجہ کیوں کر ممکن ہے؟ مرزا نے اسلام کی انجینئرنگ کی کوشش کی؛ مگر اوقات حائل رہی، بعینہٖ ابن صیاد کا قصہ ہے، وہ جھوٹی وحی میں انجینئرنگ کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے رنگے ہاتھوں جالیا اور اس کی انجینئرنگ پر یہی تبصرہ کیا، یعنی یہ کہ تو اوقات سے تجاوز نہیں کرسکتا۔

منفی عمل میں انسان کی توانائیاں سو فی صد سے زیادہ لگتی ہیں، ہمارے دو بزرگ اساتذہ میں علمی اختلاف ہوا، دونوں ہی عباقرہ زماں تھے،

لیکن ایک بزرگ اظہار اور قوتِ بیان میں رواں اور ماہر نہیں تھے، جب ان کا رسالہ طبع ہوا تو مجھے زبان کی قوت اور روانی نے زیادہ متاثر کیا، میں نے ایک دوست سے کہا کہ رسالے کی زبان دیکھو، یہ رد کے سیاق کی کرامت ہے، قلم جب ردّ لکھتا ہے تو جملہ اعصاب، قوی مدرکہ اور ذہانت سو فی صد فعال ہو جاتی ہے، قلم چلتا نہیں، جست لگاتا ہے اور استدلال بلیوں اچھلتا ہے۔

انجینئر مرزا جیسے ائمۂ ضلال غیر معمولی ذہانت کے حامل ہوتے ہیں، چند گمراہی کے منصوبے کیا ہی بنائے گا! پھر ان کا موضوع تخریب ہے تو ان کی علمی، فکری اور جملہ انسانی لیاقتیں موج مارتی ہیں، ان کی فصاحت جادو بکھیرتی ہے، قلم بہتا ہے، تعبیریں آلۂ تسخیر ہوتی ہیں، استدلال لنگر ڈال لیتا ہے، بیانیہ حصار لگا دیتا ہے اور ماحول خیمہ زن ہو جاتا ہے، منفی مداریوں کے تماشے کی چمک میں شیطان کی دست گیری کے علاوہ ان انسانی فطری صلاحیتوں کا خاص کردار ہے جو تخریب کے وقت ہی بیدار اور فعال ہوتی ہیں۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قائدین کا مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندیؒ، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددیؒ اور مولانا سید مختار الدین شاہؒ کی وفات حسرتِ آیات پر اظہار تعزیت و دعائے مغفرت

ادارہ

مرحومین علم و عمل کے پیکر، سچے عاشق رسول ﷺ اور محافظ ختم نبوت تھے، تمام زندگی اسلام کی اشاعت اور دین کی خدمت میں گزری۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ورلڈ کے مرکزی امیر حضرت مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مدظلہ، ورلڈ مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، نائب امیر مولانا عبدالرؤف مکی مدظلہ، امیر پاکستان مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب ایم پی اے، سیکرٹری جنرل مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی صاحب، معاون خصوصی امیر مرکزیہ مولانا محمد بن سعید صاحب، مرکزی ترجمان مولانا مجیب الرحمن صاحب، مولانا قاری محمد طیب عباسی صاحب، مولانا محمد امداد اللہ قاسمی صاحب، مولانا قاری شبیر احمد عثمانی صاحب، مولانا قاری محمد رفیق وجھوی صاحب، مولانا افتخار اللہ شاکر صاحب اور مولانا غلام یاسین صدیقی صاحب نے ملک کی معروف علمی و روحانی شخصیات خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ چکوال کے سجادہ نشین حضرت مولانا پیر عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ..... جامعہ معہد الفقیر کے بانی و مہتمم حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ..... جامعہ زکریا دارالایمان کربوغہ شریف کے شیخ الحدیث، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست اور ملک کی معروف علمی و روحانی شخصیت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز حضرت مولانا سید مختار الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مرحومین علم و عمل کے پیکر سچے عاشق رسول ﷺ اور محافظ ختم نبوت تھے۔ تینوں بزرگ ہستیوں کی تمام زندگی اسلام کی اشاعت، دین کی خدمت دعوت و ارشاد اور وعظ و نصیحت میں گذری۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قائدین و کارکنان حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندیؒ، حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندیؒ اور حضرت مولانا سید مختار الدین شاہؒ کے لواحقین و متوسلین اور ورثاء کے غم میں برابر کے شریک ہیں، مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب نے تمام عہدیداران و کارکنان کو ہدایت کی کہ وہ حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندیؒ، مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندیؒ اور حضرت مولانا سید مختار الدین شاہؒ کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں، انہوں نے دعا کی اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل اور سکون عطا فرمائے۔ آمین

عظیم الشان ایک ماہی ختم نبوت کورس کا انعقاد

مولانا ابومعاویہ، چونیاں

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع قصور کے زیر اہتمام ہفتہ وار کلاسز پر مشتمل ایک ماہی ''ختم نبوت کورس'' بمقام مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن سید پور تحصیل چونیاں ضلع قصور زیر سرپرستی مجاہد ختم نبوت مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت مولانا محمد عمر حیات صاحب دامت برکاتہم امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع قصور، جبکہ زیر صدارت مجاہد ختم نبوت خطیب اسلام حضرت مولانا عقیل احمد نقشبندی صاحب مدظلہ راہنما انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ سید پور، اور مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا عبداللہ کلیم صاحب مدظلہ راہنما انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کوٹ ملاسنگھ کی نگرانی میں منعقد ہوا۔

پہلی نشست 4 دسمبر 2025: (صبح 9 بجے سے 12 بجے)

پہلی نشست میں تین مضامین پر گفتگو ہوئی۔

☆(۱) **حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت**.....کورس کا آغاز آقائے دو جہاں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت مبارکہ کے بیان سے ہوا۔ اس عنوان پر امیر محترم پیر طریقت مجاہد ختم نبوت مولانا محمد عمر حیات صاحب مدظلہ سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

☆(۲) **عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت**.....اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ/انوار ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان کا تعارف وخدمات

دوسرے موضوع پر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد امجد شاکر صاحب مدظلہ نے مفصل گفتگو فرمائی جس میں آپ نے عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن حدیث سے دلائل پیش فرمائے اور شرکائے کورس کو قادیانیت کے دلائل کا رد بیان فرمایا۔

☆(۳) **منہاج نبوت اور مرزا قادیانی**.....تیسرے موضوع پر گفتگو کے لیے لاہور سے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا شفیق الرحمان صاحب مدظلہ چیف ایڈیٹر ماہنامہ انوار ختم نبوت تشریف لائے اور اس موضوع پر شرکاء سے مدلل گفتگو فرمائی۔

دوسری نشست 11 دسمبر 2025: (صبح 9 بجے سے 12 بجے)

دوسری نشست میں دو موضوعات پر اسباق ہوئے۔

☆(۱) **رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی**.....اس موضوع پر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا قاری امجد شاکر زید مجدہٗ نے انتہائی وضاحت کے ساتھ سہل انداز میں سبق پڑھایا۔

☆(۲) **اوصاف نبوت اور قادیانیوں کے مغالطے**.....اِس عنوان کو مجاہد ختم نبوت مولانا شفیق الرحمن سلمہٗ ایڈیٹر ماہنامہ انوار ختم نبوت نے آسان انداز میں شرکاء کے سامنے پیش کیا۔

تیسری نشست 18 دسمبر 2025: (صبح 9 بجے سے 12 بجے)

تیسری نشست میں دو عنوانات پر دروس ہوئے۔

☆(۱) **رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی**.....اس موضوع پر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا قاری امجد شاکر زید مجدہٗ نے ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوان پر گفتگو فرمائی اور مرزا قادیانی کے مہدی ہونے کے دعوے کا تقابلی جائزہ احسن انداز میں پیش کیا۔

☆(۲) **قادیانی کافر کیوں ہیں؟ اور مرزا قایانی کا کردار**.....اِس عنوان کو مجاہد ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا افتخار اللہ شاکر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نائب امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان نے انتہائی فہم دلچسپ انداز میں شرکاء کے سامنے پیش فرمایا۔ نشست کے آخر میں امیر محترم پیر طریقت مولانا محمد عمر حیات مدظلہ نے شرکائے کورس کو قیمتی نصائح فرمائیں اور دعائیہ کلمات سے نوازا۔

بقیہ صفحہ 28

کُل جماعتی مشاورتی اجلاس کا اعلامیہ

مؤرخہ 23 دسمبر 2025ء — زیر اہتمام: اتحاد ملت اسلامیہ

اس اجلاس میں علماء ومشائخ وکلاء وصحافی برادری اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے زعماء وقائدین نے شرکت فرمائی اور مندرجہ ذیل امور کا مطالبہ کیا اور بھرپور حمایت کی یقین دہانی کروائی ہے۔

1.....توہین رسالت کے مرتکب پانچ مجرمان کی سزائے موت کو کالعدم قرار دینے کا لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بینچ کا سیاہ ترین فیصلہ آئین، قانون، حقائق اور ریکارڈ کے برعکس ہے۔ ٹرائل کورٹ نے مذکورہ مجرمان کو مضبوط قانونی دلیل اور شواہد کی بنیاد پر سزائیں سنائیں۔ ہائیکورٹ ٹرائل کورٹ کے فیصلے میں کسی ایک خامی کی بھی نشاندہی نہ کرسکی۔ لاہور ہائیکورٹ کا گستاخی کے پانچ مجرمان کو DNA رپورٹ اور دیگر ثبوتوں کے ہونے کے باوجود رہا کردینا علماء، وکلاء کی طرف سے سیاہ ترین فیصلہ قرار دیا گیا ہے۔

2.....اسلام آباد ہائیکورٹ کی طرف سے حقائق کے منافی اور من گھڑت توجیحات پر گستاخی کے ثابت شدہ مجرموں کی ضمانتوں کے فیصلے کو کالعدم قرار دلوا کر قانون کے مطابق سزائیں دلوائی جائیں۔

3.....ثابت شدہ مجرمان کی سزاؤں کو ماورائے آئین وقانون کالعدم قرار دیکر مذکورہ مجرمان کی سہولت کاری کرنے والے ججز کی برطرفی کے لیے سپریم کورٹ خود ایکشن لے، صدر پاکستان اور وزیر اعظم ان ججز کو برطرف کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

4.....گستاخی کے مجرمان کی سہولت کرنے والے ججز کی برطرفی کے لیے سپریم جوڈیشل کونسل میں اتحاد ملت اسلامیہ کے فورم سے علماء اور وکلاء ریفرنس دائر کریں گے اور گستاخوں کی پشت پناہی کرنے والے ججز کو معذول کروائیں گے۔

5.....ملک کے جید مفتیان کرام اور اسلامی نظریاتی کونسل سے گستاخوں کی سہولت کاری میں فیصلہ دینے والے ججز کی اہلیت کے اعتبار سے فتاویٰ جات لیے جائیں گے۔

6.....26 دسمبر 2025ء بروز جمعہ کو مذکورہ مجرمان کی سزاؤں کو کالعدم قرار دینے کے خلاف یوم مذمت مناتے ہوئے نماز جمعہ کے اجتماعات میں مذمتی قرارداد منظور کروائیں۔

7.....اتحاد ملت اسلامیہ کے فورم سے آل پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کرکے قانون ناموس رسالت C-295 کے دفاع میں مضبوط تحریک شروع کریں گے، اور گستاخوں کو آئین وقانون کے دائرے میں ہنگامی بنیادوں پر سزائیں دلوائیں گے۔

8.....قرآن مجید کے متاثرہ نسخوں (جن پر گستاخوں کی ناپاک جسارت کا DNA مثبت آیا ہے) کو فوری غسل دلوا کر ان کو محفوظ کروایا جائے۔ گورنمنٹ آف پنجاب جلد از جلد اس کام کے لیے فنڈ کا اجراء کرے۔

9.....گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائی قابل تحسین ہے۔ قانونی عمل کو سبوتاژ کرکے ملک میں انتشار پیدا کرنے کی کوششوں کا فیلڈ مارشل، صدر مملکت، وزیر اعظم، وفاقی وزیر داخلہ سخت نوٹس لیں۔

فقر وفاقہ ختم کرنے کا نسخہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر وفاقہ ختم کردوں گا، اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔ (سنن ترمذی: حدیث نمبر 2466)

انٹرنیشنل ختمِ نبوّت موومنٹ پاکستان کے زیرِ اہتمام

نیا

حضرت مولانا عبادُ الحفیظ مکی
فضیلۃ الشیخ جامع شریعت و طریقت یادگارِ اسلاف شیخ الحدیث خلیفۂ مجاز وفاقِ خاص رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی
سفیرِ ختمِ نبوت فاتحِ جناب نگر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر طریقت شاہ سید نفیس الحسینی
رحمۃ اللہ علیہ

ختمِ نبوّت کورس

چوتھا 8 روزہ

2026

افتتاح

23 جنوری

بروز جمعہ

بعد نمازِ عشاء

تا 31 جنوری

بروز ہفتہ

نوٹ

طالبات وخواتین کے لیے

باپردہ انتظام ہوگا

زیرِ سرپرستی

بقیۃ السلف مخدوم العلماء عظیم روحانی شخصیت
نمونۃ الخلف حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب
سرپرست انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
(مکہ مکرمہ)

محافظِ ختمِ نبوت بطلِ اسلام فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر علی سراج
مدظلہ العالی
سرپرست اعلیٰ
مرکزی جنرل سیکرٹری انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ

زیرِ نگرانی

مجاہد ختمِ نبوت
مولانا قاری محمد رفیق
مدظلہ
خلیفۂ مجاز پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت سید نفیس الحسینی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ
سلطان الاذکار

صدر انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ پاکستان
ڈپٹی سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پاکستان

مقام

جامعہ خدیجۃ الکبریٰ للمسلمات

متصل جامع مسجد نیاز سردار چل چوک بلال گنج لاہور

کورس کے اسباق بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر پڑھائے جائیں گے

کھانا ادارہ کے ذمہ ہوگا / موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

کورس کے اختتام پر شرکاء کو اسناد اور کتب دی جائیں گی

رجسٹریشن کیلئے دیئے گئے نمبرز پر رابطہ کریں

منجانب

مجلس منتظمہ انوارِ ختمِ نبوّت ٹرسٹ پاکستان

0304-8012789 0322 4942580

0302-4767212 0322 7182425

Rs. 400

عقیدۂ ختم نبوت کی معلومات پر مشتمل سال 2026ء کی ڈائری

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پڑھیے اور ہدیہ کیجیے

- عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت
- سفیرِ ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے قادیانی سربراہ سے سوالات
- قرآن مجید، احادیث نبوی اور اجماع امت کی نظر میں
- امتناع قادیانیت آرڈیننس کیا ہے؟ اس کی مختصر وضاحت
- ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کا تعارف اور ان کی گستاخیاں
- قادیانیوں کے کفر پر رابطۃ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ کی قرارداد
- مشن ختم نبوت پر کام کرنے والے اداروں اور تحریکوں کا تعارف
- خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بیٹوں کے اسماء مبارک

ماہنامہ انوارِ ختم نبوت کا مطالعہ کیجیے، دوسروں کو پڑھائیے اور عقیدہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے ذریعے شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستحق بنیے۔

ملنے کا پتہ

جامع مسجد نیاز سردار چیل چوک بلال گنج لاہور

0314-4420941

0300-4241359, 0333-4037803, 0308-4296027

ہمارا مشن ختم نبوت و ناموس رسالت کا تحفظ

نو مسلمین و مستحقین کی فلاح و بہبود کا بااعتماد ادارہ

انوارِ ختم نبوّت ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام

ماہِ دسمبر 2025 میں رفاہی خدمات کی رپورٹ

1	راشن پیکج	15,00,000 روپے
2	ماہانہ وظائف	3,50,000 روپے
3	ختم نبوت دسترخوان	2,47,000 روپے
4	کرایہ مکان	71,500 روپے
5	فراہمی روزگار	45,000 روپے
6	ہنگامی معاونت	15,700 روپے

دسمبر میں تمام رفاہی خدمات کا خرچ **22,13,500** روپے

بائیس لاکھ، اونتیس ہزار، دو سو

رفیق ہا میڈیکل سنٹر چناب نگر میں (اب تک) تعمیراتی خرچ **1,11,63,581** روپے

(ایک کروڑ گیارہ لاکھ ٹریسٹھ ہزار پانچ سو اکیاسی روپے)

0308-4296027 0304-8012789